فضلاتِ رسول ﷺ پاک ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ

تالیف مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

باہتمام حضرت علامہ سید … قادری مدظلہ العالی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علیٰ من کان نبیاؤ آدم بین الماء والطین

امابعد! حضور سرورعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشری شکل سے لوگوں کو دھوکہ ہوا کہ آپ میں اور ہماری بشریت میں کوئی فرق نہیں۔ فقیر نے اس رسالہ میں بشرکی عام اور غلیظ اشیاء (فضلات) کے بالمقابل حضور سرورعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضلاتِ مبارکہ کی فضیلت عرض کی ہے تاکہ اہل اسلام کو یقین ہو کہ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حقیقت نوری بشریت کے لباس میں ہے۔

فقط والسلام

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔ پاکستان

۲۰ صفر ۱۴۲۲ھ بروز سوموار شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم الامین و علیٰ آلہ الطیبین و اصحابہ الطاہرین

اما بعد! فقیر قادری مدینے کا بھکاری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ اہل اسلام سے عرض گذار ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت، آدمیت، انسانیت حق ہے لیکن انہیں اپنے جیسا سمجھنا گمراہی اور سراسر تباہی ہے۔
اس سے آپکا ہماری جنس ہونا ثابت نہیں کرتا کہ ان کی بشریت کی حقیقت بھی ہماری جیسی ہے بلکہ آپکی بشریت کے لوازمات گواہ ہیں کہ آپ نورٌ علیٰ نور ہیں اور ہماری بشریت گندگیوں اور غلاظتوں سے بھرپور۔ یہاں صرف فضلات کے بارے میں گفتگو ہوگی۔
پہلے ایک مقدمہ آخر میں ایک خاتمہ اور درمیان میں دو باب۔ مقدمہ میں **عقیدۂ اہلِ سنّت ونظریہ اہلِ باطل** کے ساتھ اسلاف صالحین رحمہم اللہ کی آراء مقدسہ اور ابواب میں فضلات مبارکہ کی تفصیل اور خاتمہ میں خصائص کریمہ کا ذکر ہے۔

مقدمہ

حضور سرورِ عالم، نورِ مجسم، شفیع معظم، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بشری جسم کو اللہ نے ایسا لطیف ونظیف اور پاکیزہ ومطہر کردیا تھا کہ اس میں کسی قسم کی عنصری اور مادی کثافت باقی نہ رہی تھی، اس لئے چاند سورج چراغ وغیرہ کی روشنی میں جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لاتے تو جسم اقدس اس روشنی کیلئے حائل نہ ہوتا تھا اور دیگر اجسامِ کثیفہ کی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم پاک کا کوئی تاریک سایہ نہ پڑتا تھا اور نہ ہی آپ کے فضلات ہماری طرح کثیف اور بدبودار تھے۔

عقیدۂ اہلسنّت

ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا بشر مانتے ہیں جس میں بشریت کے عیوب ونقائص نہ ہوں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش میں محمد پیدا کیا ہے جس کے معنیٰ ہیں 'حمد کیا ہوا' حمد کے معنیٰ ہیں 'تعریف وثنا' ظاہر ہے کہ تعریف وثنا حمد وخوبی پر ہی ہوسکتی ہے۔ عیب سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چونکہ اپنے مرتبہ ومقام میں مطلقاً محمد ہیں اس لئے ذاتِ مقدسہ میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جاسکتی جو حضور کے حق میں کسی اعتبار سے بھی عیب قرار پائے۔
لہٰذا واضح ہوگیا کہ نجاست وغلاظت، کثافت وثقالت ہر عیب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاک ہیں اور آپکی بے عیب بشریت محمدیت کی دلیل ہے۔ رہا یہ امر کہ لفظ مثلکم سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ہماری مثل ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں حصر اضافی ہے یعنی بالسنبۃ الی الالوھیۃ اسلئے آیت کے معنیٰ یہ ہیں کہ میں عدمِ الوہیت میں تمہارے جیسا ہوں۔ معاذاللہ ثم معاذ اللہ

فضلاتِ مبارکہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضلاتِ شریفہ مادی کثافتیں نہیں بلکہ نورانی اور روحانی لطافتیں ہیں جو نہ صرف طاہر و مطہر ہیں بلکہ موجب شفا اور سبب صد برکات ہیں اور جنہیں نصیب ہوا، وہ ان کی خوشبو سے معطر اور مرنے کے بعد جنّت کا حقدار بنا۔ اسی لئے کہ ہم اہلسنّت حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نوری بشر مانتے ہیں۔ حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریتِ مطہرہ کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: 'و کونه مخلوقا من النور ولا ینا فیه کما توهم ' اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور سے مخلوق ہونا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت کے منافی نہیں جیسا کہ وہم کیا گیا۔

عقیدہ وہابیہ دیوبندیہ

غیر مقلدین وہابی اور دیوبندی کہتے ہیں بشریت میں نبی علیہ السلام ہماری طرح ہیں صرف یہی فرق ہے کہ وہ نبوت کے وصف سے موصوف ہیں اور ہم نبی نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ وتقویۃ الایمان)

واضح فرق...... ضدلا علاج ہے ورنہ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت اور عام بشریت میں واضح فرق ہے۔ سوائے اس کے کہ آپ کو لفظاً وصورۃً بشر مانا جائے باقی کسی شئے کو آپ سے نسبت نہیں۔

خلقتِ محمّدی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسلام

چونکہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلقت تمام کائنات میں کسی سے مناسبت نہیں رکھتی اس لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوائج وضروریات کو بھی کسی کے حوائج وضروریات سے قطعاً کوئی مناسبت نہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوبات شریف جلد۳ میں فرماتے ہیں:

بایددانست کہ خلقِ محمدی دررنگ خلق سائرافرادِ انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فردے از افرادِ عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ علیہ وسلم اسم جاو جودِ نشأۃ عنصری ازنورِ حق جل وعلیٰ مخلوق گشتہ است کما قال علیه الصّلوٰة والسلام خلقت من نور الله

جاننا چاہئے کہ پیدائشِ محمدی دیگر افرادِ انسانی کے پیدائش کے رنگ میں نہیں ہے بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلقت افرادِ عالم سے کسی فرد کی خلقت کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں رکھتی اس لئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، خلقت من نور الله میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا۔

فائدہ...... حضور سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخلیق مذکور کو وہابی دیوبندی نہ مانے تو اس کی بدقسمتی ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخلیق یوں ہی ہے جب تخلیق ایسی ہے تو پھر آپ کو اپنے جیسا سمجھ کر تمام غلیظ تصوارت آپ کیلئے دل میں جمانا شوم بختی نہیں تو کیا ہے۔

تمام انسان نجاست وغلاظت میں لتھڑے ہوئے پیدا ہوتے ہیں اور انہیں پیدائش کے بعد غسل دے کر صاف ستھرا کیا جاتا ہے مگر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پاک پیدا ہوئے اور آپ پیدائشی طور پر بشریت کی کثافتوں سے پاک تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت نور وضیاء کے ساتھ ہوئی اور روشنی میں شام کے محلات چمکنے لگے۔

حضرت مُلّا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں: وروی عن امه آمنة انها قالت و لدته نظیفاً ای نقیاً ما به قذرای وسخ و درن کذارو اه' ابن سعدٍ فی طبقاتٍ وروی انهٔ ولدته' امه بغیر دم ولا وجعٍ انهتی (شرح شفا لعلی القاری، جلد ا، ص ۱۶۵)

حضور علیہ السلام کی والدہ حضرتِ آمنہ سے رِوایت ہے کہ میں نے حضور کو صاف ستھرا اور پاکیزہ جنا۔ حضور کے ساتھ کوئی گندگی اور میل وغیرہ نہ تھا، اس طرح اس حدیث کو ابن سعد نے طبقات میں رِوایت کیا اور یہ بھی مروی ہے کہ حضور کی والدہ نے حضور کو بلا خون اور بغیر کسی دَرد کے جنا۔

حقیقتِ محمّدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نورانیت

ومما ظهر من علامات نبوته عند مولده و بعده' ما اخرج الطبرانی عن عثمان بن ابی العاص الثقفی عن امهٖ انها حضرت آمنة ام النّبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فلما ضربها المخاض قالت فجعلت انظر الی النجوم تدلی حتی اقول لتقعن علی فلماولدت خرج منها نور اضاء له' البیت و قال سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول انی عبداللّٰه و خاتم النبیین و ان آدم لمنجدل فی طینة و سا خبر کم عن ذلک انی دعوة ابی ابراهیم و بشارة عیسیٰ بن ورؤیاء امی رات و کذٰلک امهات النبیین یرین و ام رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم رات حین و ضعة نوراً اضأ ت له' قصور الشام اخرجه احمد و صححه ابن حبان و الحاکم فی حدیث ابی امامه عند احمد نحوه و اخرج ابن اسحاق عن ثور ابن یزید عن خالد بن معد انی عن اصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم نحوه' و قالت اضأت له' بصری من ارض الشام (فتح الباری، ج ۶، ص ۴۵۵۔۴۵۴)

ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وہ علاماتِ نبوت جو وِلادتِ مقدّسہ کے وقت اور اس کے بعد ظاہر ہوئے ان میں سے بعض وہ ہیں جن کا اخراج طبرانی نے کیا ہے۔ عثمان بن ابی العاص ثقفی نے اپنی والدہ سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں کہ عندالولادت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر تھی، جب انہیں دردزہ لاحق ہوا تو میں نے ستاروں کو دیکھا اس قدر نزدیک ہو گئے کہ گویا مجھ پر گرے پڑے تھے۔ جب حضرت آمنہ نے حضور کو جنا تو حضرت آمنہ سے ایک ایسا نور نکلا کہ جس سے سارا گھر منور ہو گیا اور ساری حویلی روشن ہو گئی۔ اس حدیث کی شاہد حضرت عرباض بن ساریہ کی حدیث ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں اس وقت خاتم النبیین تھا جب آدم علیہ السلام اپنے خمیر

میں تھے اور اس کے متعلق میں تمہیں بتاؤں گا (اور یہ ہے) بے شک میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ ماجدہ کی وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھی تھی اور اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی ماؤں کو خوابیں دکھائی جاتی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے حضور علیہ السلام کو جنتے وقت ایک ایسا نور دیکھا تھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے تھے۔ اس حدیث کا امام احمد نے اخراج کیا اور ابن حبان وحاکم نے اس کو صحیح کہا اور امام احمد کے نزدیک ابوامامہ کی حدیث اسی کی مانند ہے اور ابواسحٰق نے ثور بن یزید سے بروایت خالد بن معدانی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے بھی اسی کی مانند روایت کیا اور اس روایت میں ہے کہ اس نور کی وجہ سے ارضِ شام کا شہر بصریٰ روشن ہو گیا۔

گھر کی گواہی

ابن کثیر میں اسی واقعہ کی روایت میں یہ مضمون بھی وارد ہوا کہ ولادت باسعادت کے وقت جو نورِ محمدی چمکا اس کی روشنی میں ملکِ شام کے شہر بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں چمکنے لگیں۔ چونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلقت بے مثالی لطیف ونظیف اور نورانی ہے۔ اس لئے کسی قسم کی غلاظت وکثافت جسم اقدس میں نہیں پائی جاتی اسلئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جملہ فضلات مبارکہ پاک تھے۔

(تفصیل تو ہم آگے چل کر عرض کریں گے یہاں چند نمونے ملاحظہ ہوں۔)

جسم مبارک

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا مادی کثافتوں سے پاک ہونا ان احادیث شریفہ سے بھی روز روشن کی طرح واضح ہے جن میں وارد ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشبو کا مقابلہ دُنیا کی کوئی خوشبو نہ کر سکتی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

۱۔ مفا شممت عنبراً قط ولا سکا ولا شیاً اطیب من طیب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم (مسلم شریف، ج۲، ص۳۷۷)

میں نے کوئی مشک وعنبر یا کوئی شے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو مبارک جیسی خوشبو نہیں سونگھی۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ کی راہوں میں سے کسی راہ سے گذرتے تو اہل مدینہ ان راہوں میں مہکتی ہوئی خوشبو پاتے تھے اور کہتے تھے کہ اس راستے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرے ہیں (اس حدیث کو ابویعلیٰ اور بزاز نے صحیح السند سے روایت کیا)۔ (مواہب اللدنیہ، ص۸۲)

۳۔ حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے رخسار کو چھوا تو انہوں نے حضور کے دستِ اقدس کی ٹھنڈک محسوس کی اور ایسی تیز خوشبو گویا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطر فروش کے عطر کے کپے سے اپنے مبارک ہاتھ کو نکالا ہے اور انکے غیر نے کہا کہ حضور خوشبو لگائیں یا نہ لگائیں بہر صورت حضور سے مصافحہ کرنے والا اپنے ہاتھ میں تمام دِن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کی خوشبو پاتا تھا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی بچے کے سر پر اپنا دستِ مبارک رکھ دیتے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو کی وجہ سے دوسرے بچوں میں پہچان لیا جاتا تھا۔ (مواہب لدنیہ، جلد۱، ص۲۸۳)

پسینہ مبارک

۱۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور دوپہر کو آرام فرمایا، سوتے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ آرہا تھا۔ میری والدہ ایک شیشی لے آئیں اور اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کو جمع کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوگئے اور فرمایا کہ اے اُمِ سُلیم یہ کیا کررہی ہو؟ میری والدہ نے عرض کیا، حضور یہ آپکا پسینہ ہے ہم اسے اپنی خوشبو بنا رہے ہیں اور یہ سب خوشبوؤں سے اعلیٰ درجہ کی خوشبو ہے اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا۔ (مواہب لدنیہ، جلد ا، ص ۲۸۳)

۲۔ امام قسطلانی شارح بخاری مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں: **و اما طیب ریحہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم و عرقہ و فضلا تہ فقد کانت الرائحۃ الطیبۃ صفتہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم و ان لم یمس طیباً** (مواہب لدنیہ، جلد ا، ص ۲۸۳)

بہر نوع حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریح مبارک، پسینہ مقدس اور فضلات شریفہ کی مہکتی ہوئی خوشبو میں سے حضور کی ذاتِ مقدسہ کی صفات تھیں، خواہ حضور خوشبو لگائیں یا نہ لگائیں۔

۳۔ ابویعلی اور طبرانی نے ایک شخص کا قصہ روایت کیا کہ اس کے پاس کچھ نہ تھا اور اسے اپنی بیٹی کی شادی کرنی تھی، اُس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت کی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ایک شیشی منگائی اور اس میں اپنا مبارک پسینہ بھر کر اسے دے دیا اور فرمایا اپنی لڑکی سے کہو کہ وہ اپنے بدن پر میرے پسینہ کو بطور خوشبو استعمال کرے۔ جب وہ استعمال کرتی تو تمام اہل مدینہ اس کی خوشبو سے معطر ہوجاتے تھے اسلئے لوگوں نے اس گھر کا نام **بیت المطیبین** خوشبو والوں کا گھر رکھ دیا۔ (مواہب لدنیہ، جلد ا، ص ۲۸۴)

٤۔ **وروی انہ کان یتبرک ببولہ و دمہٖ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم** (مواہب لدنیہ، جلد ا، ص ۲۸۴) روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیشاب اور خون مبارک سے برکت حاصل کی جاتی تھی۔

۵۔ **و فی کتاب الجوھر المکنون فی ذکر القبائل والبطونی انہ لما شرب ای عبداللّٰہ ابن الزبیر دمہ تضوع فحمہ مسکا دبقیت رائحۃ موجودۃ فی فحمہ الیٰ ان صلب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ** کتاب جوہر مکنون میں ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدن سے پچھنوں کے ذریعے نکالا ہوا خون پیا تو ان کے دہن مبارک سے مشک کی خوشبو مہکی اور وہ خوشبو ان کے منہ سے ہمیشہ مہکتی رہی یہاں تک کہ ان کو سولی دی گئی۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بول مبارک

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو اُٹھے ایک برتن میں پیشاب فرمایا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک خادمہ جن کا نام ایمن یا برکہ ہے وہ فرماتی ہیں کہ مجھے پیاس لگی تو میں نے پانی سمجھ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیشاب مبارک پی لیا۔ صبح کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ حضور وہ میں نے پی لیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تجھے کبھی پیٹ کی بیماری نہ ہوگی۔ (نسیم الریاض، جلد ا، ص ۴۲۹-۴۲۸)

فائدہ...... محدثین کرام ملا علی قاری، علامہ شہاب الدین خفاجی نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح اور اسی لئے دارقطنی محدث نے امام بخاری اور امام مسلم پر الزام عائد کیا کہ جب یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط کے موافق صحیح تھی تو انہوں نے اس کو اپنی صحیح میں کیوں درج نہ کیا اگرچہ یہ الزام صحیح نہیں اس لئے کہ شیخین نے کبھی اس بات کا التزام نہیں کیا کہ جو حدیث ہماری مقرر کی ہوئی شرط پر صحیح ہوگی ہم ضرور اس کو اپنی صحیحین میں لائیں گے لیکن دارقطنی کے اس الزام سے یہ بات ضرور ثابت ہوگئی کہ یہ حدیث علیٰ شرط الشیخین صحیح ہے۔ (نسیم الریاض، جلد ا، ص ۴۲۸ اور شرح شفاء ملا علی قاری، جلد ا، ص ۱۶۳)

فضلات خوشبوناک

اس حدیث سے اور اسی مضمون کی دیگر احادیثِ صحیحہ سے جلیل القدر ائمہ دین اور اعلامِ اُمّت محدثین کرام اور فقہائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بول مبارک بلکہ جمیع فضلاتِ شریفہ کی طہارت کا قول کیا جیسا کہ بالتفصیل عبارات نقل کی جائینگی بلکہ بعض روایات حضراتِ محدثین وشارحین کرام مشک وعنبر سے زیادہ خوشبودار تھا چنانچہ ملاّ علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح شفا میں حسبِ ذیل روایت نقل فرماتے ہیں:

وروی ان رجلا قال رایت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الذھب فلما خرج نظرت فلم ارشیاً ورأیت فی ذلک الموضع ثلثۃ احجار للاتی استنجی بھن فاخذ تھن فاذ بھن یفوح منھن روائح المد فکنت اذا جئت یوم الجمعۃ المسجد اخذ تھن فی فتغلب روائتحن روائح من تطیب و تعطر (شرح شفاء شریف یعلی القاری، جلد ا، ص ۱۶۲)

(صحابہ کرام میں سے) ایک مرد سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرورت رفع فرمانے کیلئے بہت دُور تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو میں نے اس جگہ نظر کی کچھ نہ پایا البتہ تین ڈھیلے پڑے تھے جن سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے استنجا فرمایا تھا میں نے انہیں اٹھا لیا ان ڈھیلوں سے مشک کی خوشبوئیں مہک رہی تھیں جمعہ کے دِن جب میں مسجد میں آتا تو وہ ڈھیلے آستین میں ڈال کر لاتا ان کی خوشبو ایسی مہکتی کہ تمام عطر اور خوشبو لگانے والوں کے خوشبو پر غالب ہو جاتی۔

شوافع کا رد

علامہ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری فتح الباری شرح بخاری میں طہارۃ فضلات شریفہ کا مضمون یوں ارقام فرماتے ہیں:

وقد تکاثرت الادلة علی طهارة فضلا ته و عد الائمة ذلک فی خصائص فلا یلتفت الی ماوقع فی کتب کثیر من الشافعیة مما یخالف ذلک فقد استقوالا مربین ائمتهم علی القول الطهارة (فتح الباری، جلد۱، ص۲۱۸)

بیشک بڑی کثرت سے دلیلیں قائم ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضلات شریفہ کے طاہر ہونے پر اور ائمہ نے اس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے شمار کیا ہے لہٰذا اکثر شافعیہ کی کتابوں میں جو اس کے خلاف واقع ہوا ہے قطعاً قابلِ التفات نہیں اس لئے کہ ان کے ائمہ کے درمیان پختہ اور مضبوط قول طہارۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر غیر کا قیاس نہیں کیا جا سکتا اور اگر کوئی شخص اس کے خلاف کچھ کہتا ہے تو میرے کان اس کے سننے سے بہرے ہیں۔

قسطلانی شارح بخاری

امام قسطلانی شارح صحیح بخاری مواہب لدنیہ شریف میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام فضلات شریفہ کی پاکی اور طہارۃ کا بیان فرماتے ہیں: **وروی انه کان یتبرک ببوله دمہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم** (مواہب لدنیہ، جلد۱، ص۲۸۴) مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بول مبارک اور خون مقدس سے برکت حاصل کی جاتی تھی۔ آگے چل کر فرماتے ہیں:

و فی الکتاب الجوهر المکنون فی ذکر القبائل و البطور انه لما شرد ای عبداللّٰہ بن الزبیر دمه تضوع فم مسکاویقیت رائحة موجودة فی فمه الی ان صلب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه (مواہب لدنیہ، جلد۱، ص۱۸۴)

کتاب الجواہر المکنون فی ذکر القبائل والبطون میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خون مبارک پیا تو ان کے منہ سے مشک کی خوشبو مہکی اور وہ خوشبو ان کے منہ میں انہیں سولی دیئے جانے تک باقی رہی۔ (رضی اللہ عنہ)

آگے چل کر اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

قال النوی فی شرح المهذب واشد لال من قال بطهارة با الحدیثین المعروفین ان ابا طیبة الحجام حجمه صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم و شرب دمه و لم ینکر علیه وان امرأة شربت بوله صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فلم ینکر علیها و حدیث ابی طیبه ضعیف و حدیث شرب البول صحیح رواه الدار قطنی و قال هو حدیث حسن صحیح و ذالک کاف فی الاحتجاج لکل الفضلات قیاسا ثم قال ان القاضی حسیناً قال الا صح القطع بطهارة الجمیع. انتہی (مواہب لدنیہ، جلد۱، ص۲۸۵)

علامہ نووی نے شرح مہذب میں فرمایا اور استدلال کیا ان لوگوں نے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حدیثین معروفین یعنی بول و براز (پیشاب خانہ) کی پاکی اور طہارۃ کے قائل ہیں اس حدیث سے کہ حضرت ابوطیبہ حجام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پچھنوں سے نکلا ہوا خون پی گئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر انکار نہ فرمایا نیز ایک عورت نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیشاب مبارک پی لیا اور اس پر بھی حضور نے انکار نہ فرمایا ابوطیبہ والی حدیث ضعیف ہے اور بول مبارک پینے کی حدیث صحیح ہے اسے دارقطنی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیثیں ایک دوسرے پر قیاس کر کے تمام فضلاتِ شریفہ کی طہارت ثابت کرنے کیلئے کافی ہیں اس کے بعد علامہ نووی نے فرمایا کہ قاضی حسین کا قول اسی مسئلہ میں یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام فضلاتِ شریفہ کو قطعاً طاہر مانا جائے۔ (نسیم الریاض، جلد۱، ص۳۴۸، زرقانی شرح مواہب، جلد۴، ص۲۳۱)

حوالے

مدارج النبوۃ وغیرہ معتبر کتابوں میں حضور علیہ السلام کے فضلات شریفہ کی طہارۃ منصوص و مرقوم ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس مسئلہ کو فتاویٰ شامی میں ارقام فرمایا: و صح بعض ائمة الشافية طهارة بوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و سائر فضلا ته و به قال ابو حنيفة كما نقله' فى المواهب اللدنيه عن شرح البخارى للعينى و صرح به البيرى و شرح الاشباه و قال الحافظ ابن الحجر تظافرت الادلة علىٰ ذلك و عد الائمة ذلك من خصائصه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و نقل بعضهم عن شرح مشكوٰة لملا على القارى انه قال اخبار كثير من اصحابنا و اطال فى تحقيقه فى شرحه على الشمائل فى باب ماجاء فى تعطره عليه الصلوٰة والسلام. انتهى (شامی، جلد۱، ص۲۹۳)

اور صحیح قرار دیا بعض ائمہ شافعیہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیشاب مبارک اور باقی تمام فضلات شریفہ کی طہارۃ اور پاکیزگی کو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جیسا کہ مواہب میں عینی شرح بخاری سے نقل کیا ہے اور اس کی تصریح علامہ بیری نے شرح اشباہ میں فرمائی اور حافظ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بول مبارک اور تمام فضلاتِ شریفہ کی پاکی اور طہارۃ پر قوی دلیلیں قائم ہیں اور ائمہ نے اسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائصِ کریمہ میں شمار کیا ہے اور بعض علماء نے ملا علی قاری کی شرح مشکوٰۃ سے نقل کیا، انہوں نے فرمایا کہ ہمارے اکثر اصحابِ حنفیہ کا اس مسئلہ میں پسندیدہ قول یہی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جمیع فضلاتِ شریفہ طیب و طاہر اور پاک ہیں اور ملا علی قاری نے اپنی شرح علی الشمائل باب ماجاء فی تعطرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں طہارۃ فضلات شریفہ کو ثابت کرنے کیلئے پوری تحقیق کے ساتھ طویل کلام فرمایا ہے۔

فائدہ...... طہارتِ فضلاتِ شریفہ کے ثبوت میں جلیل القدر علماء محدثین کی بے شمار عبارتیں ہیں کہ اگر ان تمام کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم جلد تیار ہو جائے بخوفِ طوالت ہم قدر ضرورت پر اکتفا کرتے ہیں۔

مخالفین کے اکابر کے حوالے

(۱) مفتی الٰہی بخش مرحوم نے ایک حدیث نقل کی وہ یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی کے بال کو اپنی مبارک انگلی سے چھو لیا تو اس نے مرتے دم تک اس بال کو جس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھوا تھا، مونڈا نہیں اور بعض صحابہ نے تو یہاں تک مبالغہ کیا کہ آپ کی فصد کا خون تک بھی پی لیا۔

(۲) رسالہ شیم الحبیب قلمی، ص ۵ مصنفہ مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی خاتم مثنوی (جس کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے مستند اور متبرک سمجھ کر نشر الطیب میں بتمامہا نقل کیا ہے) دراصل وہ چند احادیث کا خلاصہ ہے وہ احادیث یہ ہیں:۔

قال انس ما شممت عنبرا قط و مسکا ولا شئا اطیب من محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم و کان یصافح فیظل یومہ یجد ریحھا و یضع یدہ علی راس الصبی فیعرف من بین الصبیان بریحھ اونام فی دار انس فجاء ت امہٗ بقار روۃ تجمع فیھا عرقۃ فلھا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ذالک فقالت نجعلہ فی طیبنا و ھو اطیب الطیب و ذکر امام البخاری فی التاریخ الکبیر عن جابر لم یکن یم النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فیتبعہ احد الاعرف انہ سلک من طیبہ قال اسحق بن راھویہ ان تلک کانت رائحۃ بلا طیب و رویٰ ابراھیم بن اسماعیل عن جابر انہ اردفنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فالتقمت خاتم النبوۃ بفی فکان ینیم علی مسکاً و روی انہ اذا تغوط انشقت الارض فابتعلت غائطہ و بولہ و فاحت لذلک رائحۃ طیبۃ کذاروت عائشۃ ولذاقیل بطھارۃ الحدثین منہ حکاہ ابوبکر بن سابق المالکی و ابو نصر و شرب مالک بن سنان دمہ و یوم احد و مصتہٗ فقال لن یصیبہ النار و شرب عبد اللّٰہ بن زبیر دم حجامۃ و شربت برکہ بولہ و ام ایمن خادمۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم تجداہ الاکماءِ عذب طیّب ۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی خوشبو کو مشک اور عنبر وغیرہ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ پایا، اور آپ کسی سے مصافحہ فرماتے، ہاتھ ملاتے تو سارا دن اس کے ہاتھوں میں خوشبو پائی جاتی۔ آپ کسی بچے کے سر پر ہاتھ رکھ دیتے تو وہ اور بچوں میں خوشبو کی وجہ سے ممتاز ہوتا۔ آپ حضرت انس کے گھر میں سونے لگے تو اس کی ماں ایک شیشی میں آپ کا پسینہ جمع کرنے لگی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیوں؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم اسے خوشبو کے طور پر استعمال کریں گے اور یہ بہترین خوشبو ہے اور امام بخاری نے تاریخ کبیر میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کیا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کوچہ سے گزر جاتے، راستہ چلنے والوں کو کوچہ کے معطر ہونے کی وجہ سے پتہ چل جاتا کہ آپ اس راستہ سے گزرے ہیں۔ حضرت اسحٰق بن راہویہ کہتے ہیں کہ آپ کی یہ خوشبو کسی خوشبو کے استعمال کی وجہ سے نہ تھی۔ حضرت ابراہیم بن اسماعیل مزنی نے فرمایا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک بار حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے پیچھے سوار کرلیا

اور میں نے آپ کی مہرنبوت کو منہ میں لے لیا تو مشک کی لپٹیں آنے لگیں اور روایت کیا گیا ہے کہ آپ جب قضا حاجت فرماتے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کے فضلات کو نگل جاتی اور اس جگہ سے پاکیزہ خوشبو آتی رہتی جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے اور اسی لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دونوں حدثوں سے پاکی کا قول کیا گیا ہے اسے ابوبکر بن سابق مالکی اور ابونصر نے بیان کیا ہے اور مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگِ اُحد کے روز آپ کے زخم کو چوسا اور خون پی لیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو آگ نہیں پہنچے گی اور عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے پچھنے کا خون پی لیا اور برکت اور امّ یمن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باندی نے بے خبری میں آپ کا پیشاب پی لیا اور انہیں ایسا معلوم ہوا کہ پاکیزہ خوشبودار اور آبِ شیریں ہے۔

مذھب ائمہ اسلام

الحمدللہ اسلام کے مسلّم ائمہ مجتہدین (جو علم و عقل عقل و دانش، دیانت و تقویٰ، ایمان و اعمال میں امت مسلمہ کے ممتاز ترین افراد ملت ہیں) وہ بھی حضور کے فضلات کی طہارت اور پاکیزگی کے قائل ہیں۔ ہمارے امام اعظم و شافعی کے متعلق سید محمد ابن عابدین شامی اپنی مستند اور مشہور عالم کتاب ردالمختار جلد اص ۲۱۲ میں (زیرعنوان مطلب فی طہارۃ بولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تحریر فرماتے ہیں:۔

صح عن بعض ائمة الشافعية طهارة بوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و سائر فضلا ته و به قال ابو حنيفة كما نقله فى للمواهب الدنيه من شرح البخارى العينى و شرح به البيروى فى الاشباه

بعض ائمہ شافعیہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بول اور دیگر فضلات کی طہارت کے قائل ہیں اور یہی کچھ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے جیسا کہ مواھب اللدنیہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری علامہ عینی حنفی سے نقل کیا ہے اور علامہ بیری نے اشباہ میں اس کی تشریح کی ہے۔

ازالہ وھم

منکرین کمالات حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک حربہ ہاتھ لگا ہے جسے ہر وقت استعمال کرتے ہیں وہ یہ کہ کمالات نبویہ کی روایات کے متعلق جواب نہ بننے پر کہہ دیتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔فقیر اس کا بھی ازالہ کرتا جائے۔نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض مالکی جلد اص ۲۴۰ میں یہی روایات لکھ کر مذکورہ بالا وہم کا ازالہ فرمایا کہ......

ان ابا طيبة الحجام شرب دمه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ولم ينكر عليه و ام ايمن شربت بوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ولم ينكر عليها و قال اذا لا تلج النار بطنک و يروى شرب على كرم الله وجه و ابن زبير رضى الله تعالىٰ عنه و صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و قال النووى حديث شرب البول صحيح و حسن و ذلک فى الاحتجاج اذلم ينكر عليها لا امر بغسل فمها ۔

ترجمہ : تحقیق ابوطیبہ پچھنے لگانے والے نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پچھنے کا خون پی لیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہیں فرمایا اور ام یمن نے آپ کا پیشاب پی لیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہیں کیا بلکہ فرمایا اب تیرے شکم میں آگ داخل نہیں ہوگی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خون پینے کی روایت کی گئی ہے اور علامہ نووی نے فرمایا کہ پیشاب پینے کی حدیث صحیح اور حسن ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضلات کی طہارت کیلئے قابل احتجاج ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہ فرمایا اور نہ ہی منہ دھونے کا حکم دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عقیدہ

آخر میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عقیدہ بھی عرض کردوں وہ یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بشری متعلقات کو نہ صرف طاہر و مطہر اور معطر و معنبر سمجھتے بلکہ وہ انہیں تبرک کے طور عمل میں لاتے چنانچہ جب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں سے پوچھا کہ تم میرے پسینہ مبارک کو جمع کر کے کیا کروگی۔ تو عرض کی اسے ہم اپنے عطروں میں ملائیں گے تو وہ اور زیادہ مہک اٹھیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے ہم اپنے عطروں میں برکت کی امید رکھتے ہیں۔

چلتے چلتے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحقیق لکھ دوں تو تاکہ منکرین قیامت میں یہ نہ کہہ سکیں: ہمیں کسی نے نہ بتایا، ہاں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ان کا پورا اعتماد ہے اسی لئے ان کا حوالہ اہمیت کا حامل ہے۔

اہم حوالہ...... یہ تمام مضمون حجۃ اللہ البالغہ میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی صفحہ ۶۸۶، ۶۸۵ میں بیان فرمایا ہے۔

فیصلہ...... ان تمام حوالہ جات سے مقصد یہ ہے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جن کے ساتھ ہمیں اپنے ایمان کو مشابہ بنانے کا حکم ہے وہ اپنے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محض اپنے جیسا بشر مانتے تو وہ بال و براز اور خون مبارک وغیرہ کو اتنا اہمیت نہ دیتے۔

انور کشمیری کی عجیب و غریب تقریر

مولوی انور کشمیری نے فیض الباری میں کہا کہ بعض ائمہ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماء مستعمل کی طہارۃ سے استدلال میرے نزدیک محلِ نظر ہے اگرچہ فی نفسہٖ مسئلہ درست ہے استدلال کے صحیح نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ علماء امت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات شریفہ کی طہارۃ کی طرف گئے ہیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات پاک ہیں تو وضو سے بچا ہوا پانی کیوں پاک نہ ہوگا؟ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ماء مستعمل کے پاک ہونے سے مطلقاً ہر ایک کو ماء مستعمل پر حجۃ قائم نہیں ہوسکتی۔ الخ

(فیض الباری، جلد ا، ص ۲۸۹)

فائدہ...... مولوی انور شاہ صاحب کشمیری نے طہارۃ فضلات نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علماء امت کا مذہب بتایا۔

کیا کہا تھانوی صاحب نے

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے لکھا کہ مروی ہے کہ آپ جب بیت الخلاء میں جاتے تھے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کے بول و براز کو نگل جاتی اور اس جگہ نہایت پاکیزہ خوشبو آتی۔ حضرت عائشہ نے اسی طرح روایت کیا ہے اور اسی لئے علماء آپ کے بول و براز کے طاہر ہونے کے قائل ہوئے ہیں۔ ابوبکر بن سابق مالکی اور ابونصر نے ان کو نقل کیا ہے اور مالک بن سنان یوم اُحد میں آپ کا خون (زخم کا) چوس کر پی گئے۔ آپ نے فرمایا، اس کو کبھی دوزخ کی آگ نہ لگے گی اور عبداللہ بن زبیر نے آپ کا خون جو پچھنے لگانے سے نکلا تھا، پی لیا تھا اور آپکی خادمہ برکہ اُم ایمن نے آپکا پیشاب پی لیا تھا (مشکوٰۃ، ص ۵۱۸) سوان کو ایسا معلوم ہوا کہ جیسا شیریں نفیس پانی ہوتا ہے۔ ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضلاتِ شریفہ کے یہ پاکیزہ اوصاف مادی کثافتیں ہیں یا نورانی لطافتیں؟

سوال...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور کے مبارک کپڑے سے حضور کے خشک مادہ منویہ کو کھرچ دیتی تھیں اور تر ہونے کی صورت میں دھو دیا کرتی تھیں اگر حضور کی منی پاک ہوتی تو یہ کھرچنا اور دھونا کس لئے تھا۔ نیز حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حوائجِ ضروریہ سے فراغت پا کر وضو اور غسل کیوں فرماتے تھے؟

جواب...... اعلم هداک اللّٰه الی اصوب الصواب ان منی نبینا صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم و کذالک سائر فضلا ته طاهرة عند علمائنا الحنفیة کما ستذکره

جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں راہِ صواب کی طرف ہدایت بخشے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منی مبارک اور اس کے علاوہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام فضلاتِ شریفہ ہمارے علمائے حنفیہ کے نزدیک طیب و طاہر ہے جیسا کہ ہم عنقریب ذکر کریں گے۔

چند سطور کے بعد فرماتے ہیں: قولنا بالطهارة لیس هو علیٰ اطلاقهٖ بل هو فی حق غیرهٖ صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم و اما فی حق نفسهٖ صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فهو باقٍ علی حکمه الاصلی۔ انتهیٰ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضلاتِ شریفہ کی طہارۃ کا قول اپنے اطلاق پر نہیں بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غیر حق میں ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں وہ اپنے حکمِ اصلی پر باقی ہے۔ (فتاویٰ اسعدیہ، جلد ۱، ص ۴۔ مطبوعہ مصر)

فائدہ...... گویا جو فضلاتِ شریفہ امت کے حق میں طیب و طاہر ہیں ان کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں حکماء کا عمل ہونا ایسا ہے جیسا حسنات الابرار سیئات المقربین۔ اس کے بعد طہارۃ فضلاتِ شریفہ پر دلیل قائم فرماتے ہوئے ان احادیث کو علامہ اسعد الحسینی نے ارقام فرمایا جو اس سے پہلے ہم پیش کر چکے ہیں مثلاً ایک قریشی غلام اور مالک بن سنان اور عبداللہ ابن زبیر اور حضرت ابوطیبہ کا مختلف اوقات میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خون مبارک پینا اور بعض کے حق میں دوسرے الفاظ تعریف و ستائش

ارشاد فرمانا نیز حضرت اُمِ ایمن اور اُمِ یوسف کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بول مبارک کو پی لینا یہ سن کر حضور کا مسکرانا اور صحت وشفا کی خوشخبری ارشاد فرمانا بیان فرما کر صاحب الفتاویٰ الاسعدیہ نے فرمایا کہ یہ احادیث حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام فضلاتِ شریفہ کے پاک ہونے کو ثابت کرتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

فائدہ...... فتاویٰ اسعدیہ کے اس بیان سے ہمارا مسلک اچھی طرح واضح ہو گیا اور جو اعتراض وارد کیا گیا تھا اس کا شافی جواب بھی ناظرین کرام کے سامنے آ گیا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بینی شریف کی ریزش

کوئی کتنا ہی بزرگ اور کیسا ہی محبوب کیوں نہ ہو لیکن طبعی اور فطری طور پر اس کے فضلات بول و براز، پسینہ، رینٹھ، تھوک وغیرہ موجبِ نفرت ہی ہوتے ہیں۔ عقیدت اور چیز ہے لیکن کثیف اور غلط چیزوں سے طبعی طور پر نفرت کا ہونا امرِ طبعی ہے۔ ناظرین کرام پڑھ چکے ہیں کہ صحابہ کرام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضلات شریفہ بول و براز و پسینہ کو کس طرح رغبت اور چاہت کے ساتھ حاصل کرتے تھے، یہی معاملہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تھوک مبارک اور بینی مبارک کی ریزش کے ساتھ صحابہ کرام کرتے تھے۔ بخاری شریف میں ہے:

و اللّٰہ ان نخامة الا وقعت فی کف رجل منهم فذلک بها وجهه و جلده (بخاری شریف، ج ۱، ص ۳۷۹)

خدا کی قسم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بینی مبارک کی کوئی ریزش نہیں چھینکی لیکن وہ کسی صحابی کی ہتھیلی پر پڑی جس کو اس نے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیا۔

عقیدۂ صحابہ

صحابہ کرام کیسی رغبت اور شوق کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریزش بینی کو اپنے بدن اور چہروں پر ملتے تھے۔ کیا اس کے بعد بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بلغم شریف یا ریزش بینی میں کسی مادی کثافت وغلاظت کا تصوّر ہو سکتا ہے۔

تھوک مبارک

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھوک مبارک بھی مادی کثافت وغلاظت سے پاک تھا، بخاری شریف میں ہے کہ غزوۂ خندق کے موقع پر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے گھر میں تشریف لائے۔

فاخرجت له عجينا فبصق فيه و بارک ثم عمد الی برمتنا فبصق فيه و بارک (بخاری شریف، ج ۲، ص ۵۸۹)

تو حضرت جابر کی بیوی نے گندھا ہوا آٹا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں تھوک دیا اور ساتھ ہی دعائے برکت بھی عطا فرمائی۔

بلغم مبارک وغیرہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناک مبارک کی ریزشِ اطہر اور سینہ اقدس کا جما ہوا بلغم مبارک اور تھوک مقدّس کیسا لطیف ونظیف اور طیب وطاہر ہے اور صحابہ کرام اسے کس طرح اپنے چہرے اور بدن پر ملتے تھے اور آپ آٹے اور ہانڈی میں تھوک مبارک کو مرغوب ومحبوب جان کر کمالِ رغبت ومحبت کے ساتھ اسے کھا جاتے تھے۔ جولوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر سمجھتے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضلاتِ شریفہ کو معاذ اللہ اپنے فضلات جیسا مانتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ وہ بھی اپنا تھوک ڈال دیا کریں اور نہ ہی سہی اپنے ہی گھر میں تجربہ کرلیں ہانڈی میں ذرا تھوک ڈال کر دیکھیں اگر ان کے سر اقدس پر ہانڈی نہ ماری جائے تو میں ذِمہ دار ہوں۔ اچھا اگر وہ خود اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے تو اپنے بزرگوں، استادوں اور پیروں مقتداؤں کا تھوک رغبت و محبت کے ساتھ کھا لیا کریں، کبھی کسی بزرگ کی ناک کی ریزش بلغم کھنکار اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے منہ پر مل لیا کریں، لیکن مجھے امید نہیں کہ وہ بڑے بڑے مقدس انسانوں کا تھوک کھانا یا اس کی کھنکار وغیرہ کو اپنے منہ پر ملنا گوارہ فرمائیں بلکہ تجربہ شاہد ہے کہ دوسرے بلکہ خود اپنے کھنکار اور بلغم کو دیکھنا بھی گوارہ نہیں چہ جائیکہ کھانا یا منہ پر ملنا وغیرہ۔

حوالہ کتب معتبرہ و مستندہ

جملہ علمائے اسلام متفق ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضلات مبارکہ طاہر وطیب ہیں بلکہ موجبِ شفاء وسبب صد برکات و کرامات ہیں نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں آتش دوزخ اس پر حرام ہے جسے فضلاتِ مبارکہ سے کچھ نصیب ہوا اور خود حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خوش بخت کو نوید نجات بخشی جسے یہ دولت نصیب ہوئی۔ یہی ایک مسئلہ ہے جسے مخالفین اہلسنّت کو اگر سمجھ آجائے تو نور و بشر کا جھگڑا ہی ختم ہوجائے لیکن افسوس کہ مخالفین نے عوام کو اس مسئلہ میں اندھیرے میں رکھا ہوا ہے۔

فقیر اویسی غفرلہٗ سب سے پہلے ان صحابہ وصحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حوالہ جات عرض کرتا ہے جنہیں فضلاتِ مبارک کا نوش فرمانا نصیب ہوا۔

ہر بشر کا خون و پیشاب نجس (پلید) اور بیماری بلکہ اس سے ہر ایک کو نفرت ہے لیکن حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ نے آپ کے پیشاب شریف اور خون مبارک کو نوش فرمایا۔ حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

و منه شرب مالک بن سنان دمهٖ یوم احد و مصه اياه‘ تسويغه‘ صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم ذلک له و قوله‘ تصبية النار و مثله شرب عبد اللّٰه بن زبير دم حجامتهٖ فقال علیه السلام ويل لک من الناس [1] وويل لهم منک و لم ينكر عليه و قد روى نحو من هذا عنه فی امراة شربت بوله‘ فقال تشتكی وجع بطنک ابداً و لم يامر واحد منهم بغسل فم ولا نهاه عن وعره و حديث هذه المرأة التی شربت بولهٖ صحيح والزم الدار قطنی مسلماً و البخاری اخراجه‘ فی الصحيح و اسم هذه المرأة بركة واختلف فی نسبها وقيل فی ام ايمن و كانت تخدم النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه و سلم قالت و كان لرسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم قدح من عيد ان يوضع تحت سريره يبول فيه من الليل فيال فيه ليلة تم افتقده فلم يجد فيه شيئاً فسئل بركة عنه‘ فقالت قمت و انا عطشانة فشربته‘ ۔

یعنی حضور کے خون اور بول و براز کے پاک ہونے کے دلائل سے بعض دلائل یہ ہیں مالک بن سنان کا حضور کے خون کو اُحد کے دن پینا اور چوسنا اور حضور کا اس کو جائز رکھنا اور یہ فرمانا کہ اس کو دوزخ کی آگ نہ پہنچے گی اور اس کی مثل ہے عبداللہ بن زبیر کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پچھنے کا خون پینا تو حضور نے ان کیلئے فرمایا حسرت ہے تیرے لئے لوگوں سے اور ان کے لئے تجھ سے اور ان پہ انکار نہ فرمایا اور اس کی مثل ان سے ایک عورت کے بارے میں منقول ہے جس نے آپ کا پیشاب پیا تھا تو حضور نے اس کیلئے فرمایا تجھے ہمیشہ پیٹ کا درد نہ ہوگا ان میں سے کسی کو بھی حضور نے منہ دھونے کا حکم نہ دیا اور نہ دوبارہ اس طرح کرنے سے منع فرمایا اور اس عورت کے پیشاب پینے والی حدیث صحیح ہے۔ امام دارقطنی نے امام مسلم و بخاری پہ الزام دیا کہ یہ حدیث کے ان شرائط کے مطابق تھی انہوں نے اس کی تخریج کیوں نہ کی۔ اس عورت کا نام برکتہ ہے اور اس کے نسب میں اختلاف ہے بعض نے کہا یہ ام ایمن ہے جو حضور کی خدمت کرتی تھی اس عورت نے کہا کہ حضور کا لکڑی کا ایک پیالہ تھا جو حضور کی چار پائی کے نیچے رکھا رہتا تھا اس میں آپ رات کو پیشاب کرتے تھے۔ ایک رات آپ نے اس میں پیشاب کیا پھر اس کو طلب کیا اس میں کچھ نہ پایا تو برکہ سے اس کے متعلق پوچھا اس نے جواب دیا میں اٹھی مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی تو میں اسے پی گئی۔

﴿ [1] اس میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی طرف اشارہ ہے) چنانچہ حضرت شہاب الدین خفی شرح شفاء یعنی نسیم الریاض، ج ا، ص ۳۵۹ میں لکھتے ہیں کہ ويل للتحسموا التالم من الامر و هو اشارة الیٰ قتلهٖ و تعذيبهٖ تحقيره لقتل الحجاج له .. وويل للناس منه لما اصاب الناس من خروجه لطلب الخلافة.. و انما جعله ناشيا عن شرب دمه فانه بضعة من النبوية نورانية قوت قليه حتى زادت شجاعته و علت همته ان ينقاد لغيره ممن لا يستحق الامارة فضلا عن الخلافة ویل کسی وجہ سے تحسر تالم کا نام ہے اس میں ابن زبیر کے قتل و تعذیب و تحقیر کی طرف اشارہ ہے جو حجاج ظالم کی طرف سے آپ کو پہنچا اور لوگوں کیلئے افسوس اس لئے کہ ابن زبیر کی وجہ سے انہیں تکالیف پہنچیں اور ابن زبیر کو یہ برکت خون مبارک سے ہوئی کہ خون پینے کے بعد ان کی قوت و شجاعت میں اضافہ ہوا۔﴾

مزید حوالہ جات

مذکورہ بالا واقعات مندرجہ ذیل کتب میں ہیں:۔ شفا شریف، جلد۱، ص۵۴، شرح للقاری والخفاجی، جلد۱، ص۲۵، جمع الوسائل للقاری، جلد۲، ص۳ میں ہیں۔

شاہ عبدالحق محدث دھلوی کی تقریر

شیخ محقق ام ایمن کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: وبارے دیگر زنے بود کہ نام وے برکہ بود او نیز خدمت مے کرد آنحضرت راپس بخورد بول راو فرمود صحت یا ام یوسف بیمار نشوی ہرگز پس بیمار نمی شد آں زن ہرگز مگر ہماں بیماری کہ دراں روز انہ عالم رفت۔ (مدارج، جمع الوسائل شرح شمائل للامام علی القاری الحنفی، ج۲، ص۳) ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک عورت تھی، جس کا نام برکہ تھا وہ بھی حضور کی خدمت کرتی تھی تو اس نے بھی حضور کا پیشاب پیا۔ حضور نے اس سے فرمایا (خدا کرے) تو ہرگز بیمار نہ ہو چنانچہ وہ عورت ہرگز بیمار نہ ہوئی مگر وہی بیماری کہ جس دن اس عالم سے چل بسی۔

پیشاب مبارک کی خوشبو پشتوں تک !!!

یہی شیخ محقق لکھتے ہیں: ودر بعضی روایات آمدہ است کہ مردے بول آنحضرت را خوردہ بود پس بوی خوش مید مید از وے واز اولاد وے تا چند پشت۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ وہ مرد کہ جس نے حضور کا پیشاب پیا ہوا تھا اس سے اور چند پشتوں تک اس کی اولاد سے خوشبو محسوس ہوتی تھی۔

فائدہ...... درمواہب وشفا ایں دو روایت مذکور نیست روایت است کہ مردم تبرک مے کردند بول آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امابول مذکور شد احادیث آن واما شرب دم نیز مکرر واقع شدہ است از صحابہ خوردن آں یکی آنکہ حجامی حجامت کرد آنحضرت راپس بیروں برد خون راو فرو برد واور ادر شکم خود پر سید آنحضرت چکار کردی خون را گفت بیرون بردم تا پنہاں کنم آنرا نخواستم کہ خون ترا بر زمین ریزم پس پنہاں بردم آنرا در شکم خود فرمود تحقیق عذر کردی ونگاہداشتی نفس خود را یعنی از امراض وبلا۔

مواہب اور شفا میں مذکورہ بالا دو رِوایتیں مذکور نہیں اور روایت ہے کہ لوگ حضور کے پیشاب اور خون مبارک سے تبرک حاصل کیا کرتے تھے۔ پیشاب کی حدیثیں تو مذکور ہوئیں۔ باقی رہا آپ کا خون پینا تو وہ بھی صحابہ سے بارہا واقع ہوا۔ ایک یہ کہ ایک پچھنے لگانے والے نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے خون مبارک جسم پاک سے چوسا اور اس کو پیتا رہا۔ حضور نے فرمایا خون کہاں ہے، عرض کی میں پی گیا میرے دل نے یہ گوارہ نہ کیا کہ آپ کے خون کو زمین پر ڈالوں اسی لئے میں نے اس کو پیٹ میں ڈالا۔ حضور نے فرمایا، بلاشک تو نے اپنے نفس کو مرضوں اور مصیبتوں سے محفوظ کر لیا۔ (اشعۃ اللمعات، ج۱، ص۲۰۷)

آمدہ است کہ چوں مجروح شد آں حضرت روز احد بمکید جراحت او را مالک بن سنان پدر ابو سعد خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تا آنکہ سفید ساخت آنرا گفتند بینداز گفت لا واللہ ہرگز نریزم خون آنحضرت را بر خاک پس فرد برد آنرا پس فرمود آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر کہ خواہد کہ بنگرو بمردے از اہل بہشت بنگرد بسوئے ایں مرد از عبداللہ بن زبیر آمدہ کہ حجامت کرد آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے پس داد مرا خونرا و گفت غائب کن ایزا در جائیکہ کس نہ بیند و در نیا بد پس نوشیدم آرا کہ پوشیدہ تر ازاں مکانی نیافتم پس گفت آنحضرت وای ترا از مردم وادی مردم را از تو کفایت کرد از قوت مردانگی و شجاعت و شہامت کہ او را ازاں حاصل شد۔ الخ (مدارج النبوت، ج۱ص۲۶۔۲۵)

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُحد کے دِن زخمی ہوئے تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کے زخم کو چوسا، یہاں تک کہ زخم ٹھیک کر دیا۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ اس کو تھوک دیں تو آپ نے جواب دیا اللہ کی قسم میں آپ کے خون کو ہرگز زمین پر نہ ڈالوں گا پھر اس کو پی گئے۔ اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو جنّتی مرد کو دیکھنا چاہے وہ اس (مالک بن سنان) کو دیکھ لے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نے خون نکلوایا اور مجھے فرمایا کہ اس خون کو ایسی جگہ غائب کرو کہ جہاں کوئی نہ دیکھے اور کوئی نہ پائے۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں اس خون مبارک کو پی گیا کیوں کہ پیٹ سے بڑھ کر پوشیدہ مکان میں نے نہ پایا۔ اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسرت ہے تیرے لئے لوگوں سے اور حسرت ہے لوگوں کے لئے تجھ سے۔ اس کلام میں ان کی قوتِ مردانگی اور شجاعت اور شہامت کی طرف اِشارہ فرمایا جو ان کو اس خون کی وجہ سے حاصل ہوئی۔

فائدہ...... یہ صِرف شکی مزاج کیلئے دو محققین کی تقریر عرض کی ہے ورنہ عاشقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا دلیل مان جاتا ہے اور ضدی تو لا علاج ہوتا ہے لیکن پھر بھی اسے معلوم ہونا چاہئے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضلات مبارک کی طہارت آپ کی خصوصیات سے ہے۔

جیسے دوسرے خصوصیات کو ماننے سے توحید کو نقصان نہیں ان خصوصیات کو بھی مان لیا جائے۔ تو توحید کو نقصان نہ ہوگا۔

چند خصوصیات ملاحظہ ہوں:۔

نمونہ خصوصیات

(۱) کسی نبی کی عورت باغی یعنی (بدچلن، بدکار) نہیں ہوئی) (کشف الغمہ، ج ۲،ص ۵۰) (ایسے ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جملہ ازواج مطہرات پاکدامن طاہرہ وپاکیزہ تھیں۔)

(۲) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیٹیوں پہ سوکن ڈالنا ناجائز۔ (کشف الغمہ، ج ۲،ص ۵۰۔ مدارج النبوت، ج ۱،ص ۱۲۸)

(۳) بعض علماء نے آپ کی بیٹیوں کی قیامت تک ہونے والی اولاد پر دوسرے نکاح کو ناجائز قرار دیا۔ (کشف الغمہ، ج ۲،ص ۵۰)

(٤) آپ غضب ورضا میں حق ہی فرمایا کرتے تھے۔ (کشف الغمہ، ج ۲،ص ۵۰)

(۵) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خواب وحی ہے ایسے ہی دیگر انبیاء کے خواب۔ (کشف الغمہ، ج ۲،ص ۵۰، رواہ ابن عباس مرفوعاً و درمنثور، ج ۵،ص ۲۸۰، عمدۃ القاری، ج ۱،ص ۵۳ ورواہ ابن عمیر)......(شفا شریف، ج ۱،ص ۱۵۰، وشرح للخفاجی والقاری، ج ۲)

(٦) یہ ضروری ہے کہ ہر نبی ہر نقص وعیب وقابل نفرت چیز سے بری ہو۔ (کشف الغمہ، ج ۲،ص ۵۰)

(۷) حضور نے اپنے اہل بیت کے دودھ پینے والے بچوں سے روزہ رکھایا۔ (کشف الغمہ، ج ۲،ص ۵۰)

(۸) جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی جانور پر سوار رہتے تو وہ جانور نہ پیشاب کرتا نہ لید کرتا۔ (کشف الغمہ، ج ۲،ص ۵۰، تفسیر عزیزی، پ ۳۰۔ ج ۱،ص ۲۱۹) وغیرہ وغیرہ۔

(۹) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر خطا جائز نہیں۔ (مدارج النبوۃ، ج ۱،ص ۱۲۵۔ شفا شریف، ج ۲)

(۱۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھولنے سے پاک ہیں۔ (مدارج النبوۃ، ج ۱،ص ۱۲۵۔ شفا شریف، ج ۲۔ شرح للقاری والخفاجی، مواہب وزرقانی)

(۱۱) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شک سے بَری ہیں۔ (مدارج النبوۃ، ج ۱،ص ۱۲۵)

(۱۲) حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جنون اور بے ہوشی جائز نہیں اور ایسے ہی تمام انبیاء علیہم السلام پر۔

انتباہ......نمونہ کے طور چند خصائص مبارکہ کا ذکر کردیا ہے تاکہ شکی مزاج شک میں پڑ کر اپنا انجام برباد نہ کرے ورنہ حضور نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص مبارک لا تعد و لا تحصیٰ ہیں۔ چند ایک فقیر نے اپنی کتاب خصائص مصطفیٰ میں عرض کردیے ہیں۔

ہمارا عیقدہ

ہم اہل اسلام کا عقیدہ تو یہ ہے کہ خصائص مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ ہیں کہ ان کا ورد ہزاروں مشکلات کا حل اور بے شمار مصائب کا علاج ہے۔ چنانچہ ایک نسخہ آزمودہ محدثین حاضر ہے۔

ذکر تو حل ہر سوال

اہل سیر لکھتے ہیں کہ جو شخص ان دس خصائص کو لکھ کر گھر میں رکھے تو وہ آگ سے محفوظ ہوگا اگر جلتی آگ میں ڈالے تو وہ بھی بجھ جائے گی۔

(۱) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔

(۲) ما ظهر بوله علي الارض قط

(۳) لم مجلس الذباب عليه قط ......آپ پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی۔

(٤) لم يختلم قط ......آپ کو کبھی احتلام نہیں ہوا۔

(٥) لم يتشاؤب قط ......آپ کو کبھی جمائی نہیں آئی۔

(٦) لم يهر سب واية ركبها قط ......آپ جس جانور پر سوار ہوئے وہ کبھی نہیں بھاگا۔

(۷) تنام عنياه و لا ينام قط......آپ کی آنکھیں سوتی تھیں، دِل کبھی نہیں سویا۔

(۸) ولد مختوناً......آپ ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔

(۹) يننظر من خلفهٖ كما يننظر من امامه......آپ جیسا آگے سے دیکھتے تھے، ویسا ہی پیچھے سے دیکھتے تھے۔

(۱۰) كان اذا جلس بين قومٍ كتفاه اعلیٰ منهم......جب آپ کبھی کسی قوم میں بیٹھتے تھے تو آپ اُن سے اونچے ہوتے۔

مزید تفصیل کیلئے فقیر کی کتاب شرح خصائص کبریٰ کا مطالعہ کیجئے۔

مزید حوالہ جات

امام بدرالدین عینی حنفی عمدۃ القاری شرح بخاری، ص ۱۴۲ میں لکھتے ہیں:۔

فیہ طهارة النخامة والشعر منصفل الشافعية يحكمون نجاسة الشعر المنصفل و فيهم من بالغ حتی مادان يخرج من الاسلام فقال و فی شعر النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فيه و جهان نعوذ باللّٰہ تعالیٰ من هذا الضلال ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناک کی ریزش اور جو بال جسم سے جدا ہوں وہ پاک ہیں اور شوافع بدن سے جدا شدہ بال کو نجس کہتے ہیں اور ان میں بعض نے تو اتنا مبالغہ کیا کہ قریب ہے کہ وہ اسلام سے خارج ہو جائے چنانچہ یہ کہہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شعر مبارک کی دو وجہیں ہیں پاک و پلید (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کی پناہ ایسی گمراہی سے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں: **و فيه التبرک بآثار الصالحين من الاشياء الطاهره** اور اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صالحین کے آثار اور اشیاء طاہرہ کے تبرک حاصل کرنا جائز ہے۔

(۲) امام بدرالدین عینی قدس سرہ نے فضلاتِ مبارکہ کی طہارت کے دلائل میں کمال کردیا ہے بخاری شریف میں جہاں فضلاتِ مبارکہ پر بحث آئی ہے وہیں امام عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قلم بے قرار ہوگیا اور بار بار ان کی طہارۃ کے ساتھ اسے تبرک بنانے پر زور دیا نہ صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تبرکات بلکہ اولیاء کرام کے تبرکات کے متعلق بھی انہی روایات اور ان جیسی احادیث مبارک سے استدلال فرمایا۔

امام عسقلانی

حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی اسی حدیث کے ماتحت لکھتے ہیں:

و فيه طهارة النخامة والشعر وا لمنفصل والتبرک بفضلات الصالحين الطاهرة و قد تكاثرت الادلة على طهارة فضلاته و عد الائمة ذلک فی خصائصه ۔

اس حدیث میں ریزش اور جدا بال کی طہارت کا ثبوت ہے اور صالحین کے فضلاتِ طاہرہ سے تبرک حاصل کرنے کا ثبوت ہے۔

امام قسطلانی

حضرت امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

و اما طیب ریحه صلی اللّٰه علیه وسلم و عرقه و فضلاته فقد کانت الراکة الطیبة صفة (صلی اللّٰه علیه وسلم)

بہر حال آپ کی خوشبو اور پسینہ و فضلات مبارک خوشبو والے تھے۔

و روی انه کان یتبرک له و دمه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم

مروی ہے کہ آپ کے بول مبارک اور خون مبارک سے تبرک حاصل کیا جاتا ہے۔

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ راس المحدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

و هیچکس اثر فضله ایشان را بروئے زمین ندیده زمین می شکافت و فرومی رود ازاں مکان بوئے مشک شمیدند (تفسیر عزیزی، پ۳۰۔ ج۱، ص۲۱۹)

کسی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضلہ پاک کا نشان زمین پر نہ دیکھا بلکہ زمین نگل لیتی اس سے مشک کی خوشبو سونگھتے تھے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فہرست حوالہ جات تصنیفات اسلاف در طہارۃ فضلاتِ سرور کائنات

نمبر شمار	نام کتاب اسم مصنف رحمۃ اللہ علیہ	صفحہ
(۱)	بخاری شریف امام البخاری رحمۃ اللہ الباری	ص ۳۷۰ جلد ا
(۲)	عمدۃ القاری للامام بدر الدین العینی رحمۃ اللہ علیہ	ص ۱۹ جلد ا
(۳)	الخصائص الکبریٰ امام السیوطی رحمۃ اللہ علیہ	ص ۹ جلد ا ص ۲۵۲ جلد ا
(٤)	کشف الغمہ امام الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ	ص ۵۰ جلد ۲
(۵)	مواہب اللدنیہ امام القسطلانی مع شرح الامام الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ	ص ۱۷۰ جلد ا
(٦)	مدارج للشاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	ص ۲۳۳ جلد ۴
(۷)	اشعۃ اللمعات	ص ۲۵_۲۶ جلد ا
(۸)	ردالمختار امام ابن العابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ	ص ۲۴۴ جلد ا
(۹)	مرقات شرح مشکوٰۃ امام علی القاری رحمۃ اللہ علیہ	ص ۲۳۳ جلد ا
(۱۰)	جمع الوسائل شرح الشمائل	ص ۳۴۰ جلد ا
(۱۱)	شرح الشفاء علی الخفاجی	ص ۳ جلد ا
(۱۲)	شفاء شریف للقاضی عیاض احمد رحمۃ اللہ علیہ	ص ۳۵۳، ۳۵۴ جلد ا
(۱۳)	تہذیب الاسماء واللغات امام النووی شارح مسلم رحمۃ اللہ علیہ	ص ۵۳، ۵۴ جلد ا
(١٤)	تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ	پ ۳۰، ص ۲۱۹ سورۃ انشقاق
(۱۵)	دلائل النبوۃ الامام ابی نعیم رحمۃ اللہ علیہ	ص ۳۸۰_۳۸۱
(١٦)	زرقانی علی المواہب للامام عبدالباقی الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ شرح الاشباہ للبیری رحمۃ اللہ علیہ	ص ۲۲۷، ۲۲۸ جلد ۴
(۱۷)	کبیری شرح منیہ امام الحلبی رحمۃ اللہ علیہ	ص ۱۸۰
(۱۸)	فتح الباری شرح ابخاری للامام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ	ص ۲۱۸ جلد ا
(۱۹)	فیض الباری حاشیہ بخاری از انور کشمیری دیوبندی	ص ۲۵۰، ۲۵۱ جلد ا
(۲۰)	انوار الباری شرح بخاری احمد رضا بجنوری دیوبندی	----
(۲۱)	جواہر البحار الامام النبہانی رحمۃ اللہ علیہ جلد اوّل کے	صفحات ۲۰۴ تا ۲۷۸
(۲۲)	نشر الطیب (اشرف علی تھانوی)	----
(۲۳)	جمالِ باکمال (مفتی جامعہ عباسیہ بہاولپور)	----

دُعائے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضور سرورِعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر دعا مستجاب ہوئی جن روایات میں غیر استجابت کا شبہ پڑتا ہے وہ روایات مؤول ہیں۔ تفصیل فقیر نے مستجاب دعائیں (کتاب) میں لکھ دی ہے۔ حضور سرورعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک دعا بہت مشہور ہے جو مندرجہ ذیل ہے:۔

اللھم اجعل لی نوراً فی قلبی و نوراً فی قبری و نوراً من بینی یدی و نوراً من خلفی و نوراً من یمینی و نوراً عن شمالی و نوراً من فوقی و نوراً من تحتی و نوراً فی سمعی و نوراً فی بصری و نوراً فی شعری و نوراً فی بشری و نوراً فی لحمی و نوراً فی وصی و نوراً فی عظامی و نوراً اللھم اعظم لی نوراً و اعظمی نوراً و اجعلنی نوراً۔

اے اللہ میرے قلب وقبر اور میرے آگے پیچھے اور میرے دائیں اور بائیں اور میرے اوپر نیچے اور میری آنکھ اور کان اور بال اور چمڑے اور گوشت اور خون اور ہڈیوں میں نور بنا۔ اے اللہ مجھے بڑا نور دے اور اے مجھے نور دے اور اے اللہ مجھے نور ہی نور بنا دے۔

فائدہ...... جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعاء مستجاب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہر ہر عضو اور اندر باہر نور ہونا مانگ لیا اور دینے والے نے سب کچھ دے دیا اب منکر نہ مانے تو میں کیا کروں۔

رفع اشتباہ......حدیث مذکور کی صحت کی ضمانت محدثین نے دے دی ہے فقیر کو اس پر مزید لکھنے کی ضرورت نہیں البتہ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعاء مستجاب کی توثیق مندرجہ ذیل دلائل سے عرض کردوں تاکہ اہلِ ایمان کے ذوق وعرفان میں اِضافہ اور ازلی بدبخت کی قلبی مرض میں تزاید ہو۔

حلیہ

حلیہ شریف پڑھنے والے یقین سے تائید وتصدیق کریں گے خود نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم مبارک کو انور براق اوضاء یتلالا وغیرہ سے موصوف کیا گیا ہے یہاں تک آپ کے تبسم سے دیواریں نورانی ہوجاتیں وغیرہ وغیرہ اسی لئے اُمّتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نبی پاک کی بشریت مبارک کو نورانی بشریت مانا ہے۔

سایہ بھی نہ تھا

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ بھی نہ تھا اگرچہ تاریک سایہ ثابت کرنے والے اب بھی اسے ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اُمتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔

صرف شکی طبیعت کیلئے چند حوالہ جات حاضر ہیں۔

(۱) حضرت امام نسفی (م ۷۰۱ ھ) فرماتے ہیں: قال عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان اللّٰہ ما اوقع ظلک علی الارض لیلا یضع انسان قدمہ علیٰ ظلک (معارج رکن چہارم ص ۱۰۰)

حضرتِ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہ ڈالا تا کہ کوئی انسان اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔

(۲) حضرت امام عبداللہ بن مبارک اور محدث ابن جوزی راس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت فرماتے ہیں: لم یکن للنبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم یقم مع الشمس قط الاغلب ضوئہ ضوء الشمس ولم یقم ولم یقم مع سراج قط الاغلب ضوئہ ضوء السراج

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ کہ آپ کا نور آفتاب کی روشنی پر غالب آ گیا۔ نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیاء میں مگر یہ کہ آپ کے انوار آفتاب کی روشنی پر غالب آ گیا۔ نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیاء میں مگر یہ کہ آپ کے انوار نے اس کی چمک کو مغلوب کر دیا۔

حضرت حکیم الترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ذکوان تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔

رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن یریٰ لہ ظل فی شمس ولا قمر

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ دھوپ میں نظر آتا اور نہ ہی چاندنی میں۔

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ الخصائص الکبریٰ میں ایک مستقل باب مرتب فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:

باب الایۃ فی انہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن لہ ظل فی شمس و لا قمر

اور پھر اس میں حکیم ترمذی سے حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نقل فرمانے کے بعد حضرتِ امام ابنِ سبع سے اس پر شہادت پیش فرماتے ہیں۔

قال ابن سبع من خصائصہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ظلہ کان لا یقع علی الارض و انہ کان نور افکان اذا مشی (ترمذی، نوادرالاصول، زرقانی، ج ۴، ص ۲۲۰)

آپ کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوا اور نہ سورج اور چاند کی روشنی میں دیکھا گیا۔

حضرت امام راغب اصفہانی علیہ الرحمۃ (م ۴۵۰ھ) نے یوں رقم فرمایا:

روی ان النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا مشی لم یکن لہ ظل (مفردات امام راغب، ص ۳۱۷)

مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلتے تو آپ کا سایہ نہ ہوتا۔

حضرت امام شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۰۹۶ھ) تحریر فرماتے ہیں:

لا ظل لشخصہ ای جسدہ الشریف اللطیف حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سراپائے لطیف کا سایہ نہیں۔

احمد حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

انہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا مشیٰ فی الشمس اوفی القمر لا یکون لہ ظل لشخصہ لا نہ کان نوراً (سیرت حلبیہ۔ ج ۲، ص ۴۲۲)

بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج یا چاند کی روشنی میں چلتے تو آپ کے جسمِ انور کا سایہ نہیں ہوتا تھا اسلئے کہ آپ نور ہیں۔

علامہ شہاب الدین احمد بن حجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

و مما یؤید انہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مشی فی الشمس والقمر لا یظھر لہ ظل لانہ لا یظھر الا للکثیف وھو صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قد خلصہ اللّٰہ من سائر الکثافات الجسمانیۃ و صیرہ نورا صر فالا یظھر لہ ظل اصلا (افضل القریٰ، ص ۴۷)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نوری ہونے کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ حضور جب چاند، سورج کی روشنی میں چلتے تو آپ کا سایہ نہ ہوتا تھا اس لئے کہ سایہ کثیف کا ظاہر ہوتا ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو اللہ تعالیٰ نے تمام کثافتوں سے پاک فرما کر آپ کو نورِ خالص بنا دیا تھا اس لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ بالکل ظاہر نہیں ہوتا تھا۔

علامہ شیخ محمد ظاہر مجمع البحار جلد ۳ ص ۴۰۵، علامہ شیخ سلیمان جمل فتوحاتِ احمدیہ شرح ہمزیہ ص ۱۷۶ میں اسی مضمون کا بالفظِ متقارب علی الترتیب اس طرح لائے ہیں۔

لا یظھر لہ ظل لم یکن لہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل فی شمس ولا قمر لم یکن للنبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما لم یکن لہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل

سیرت شامی میں صاحبِ شامی یہی مضمون ارقام فرماتے ہیں۔ یونہی امام فخر الدین رازی نے خیال فرمایا ہے۔

سیرتِ حلبیہ جلد۲ص ۹۴ پر امام تقی الدین سبکی کا یہ شعر بھی اسی عقیدہ پر شاہد ہے۔

لقد نزہ الرحمٰن ظلک ان یریٰ　　علی الارض ملقی فانطویٰ لمزیة

رحمٰن نے آپ کے سایہ کو زمین پر واقع ہونے سے پاک فرمایا

اور پائمالی سے محفوظ رکھنے کیلئے آپ کی عظمت وفضیلت کی بناء پر اسے لپیٹ دیا۔

صاحب الوفاء کی یہ حقیقت افروز رباعی بھی ملاحظہ فرمائیے ؎

ما جر لظل احمد اذ یال　　فی الارض کرامة کما قد قالوا

ھذا عجب و کم بہ من عجب　　والناس لظلہ جمیعا قالوا

حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ کا دامن بہ سبب بزرگی زمین پر نہیں کھینچا گیا،

یہ بات کس قدر عجیب ہے کہ تمام لوگ آپ کے زیر سایہ آرام بھی فرماتے ہیں۔

اس روح پرور ایمان افروز رباعی کو علامہ خفاجی علیہ الرحمۃ نسیم الریاض جلد۳ص ۳۱۹ میں بھی لائے ہیں اور پھر نتیجہ کے طور پر تحریر فرماتے ہیں۔

و قد نطق القران بانہ النور المبین و کونہ بشر الاینا فیہ

اس پر قرآنِ کریم شاہد وناطق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نورِ مبین ہیں اور حضور کا جامۂ بشریت میں ہونا سایہ نہ ہونے کے منافی نہیں۔

امام ربانی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ یوں ازقام پذیر ہیں: ناچار اور سایہ نبود...... نیز در عالم شہادت سایہ ہر شخص از شخص لطیف ترست وچوں لطیف تر ازوے در عالم نباشد اورا سایہ چہ صورت دارد۔

بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہیں تھا کیونکہ اس جہاں میں ہر شخص کا سایہ اس سے زیادہ لطیف ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ لطیف جہاں میں کچھ بھی نہیں تو پھر آپ کیلئے سایہ کس وجہ سے ہوسکتا ہے۔

نیز ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: ہر گاہ محمد رسول اللہ از لطافت ظل نبود خدائے محمد چگونہ ظل باشد (مکتوبات شریف)

جب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے سبب لطیف ہونے کے سایہ نہیں ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدا کیلئے سایہ کیسے ہوسکتا ہے؟

لم یخلق الرحمن مثل محمد　　ابدا و علمی انہ ل ایخلق

اللہ تعالیٰ نے حضرتِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل پیدا ہی نہیں کیا اور میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ پیدا ہی نہیں کرے گا۔

حضرتِ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یوں تحریر فرماتے ہیں:

نبود مر آنحضرت را سایہ نہ در آفتاب ونہ در قمر رواہ الحکیم الترمذی عن ذکوان فی نوادر الاصول الیٰ ان قال ونور یکے از اسمائے آنحضرت است ونور را سایہ نباشد (مدارج النبوۃ)

نیز دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

ونمی آفتاد آنحضرت را سایہ برزمین کہ محل کثافت ونجاست است و دیدہ نہ شد اور اسایہ در آفتاب (الیٰ ان قال) چوں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عین نور باشد نور را سایہ نباشد

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے سایہ نہیں تھا اس لئے کہ آپ نور ہیں اور نور کے لئے سایہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح مدارج النبوۃ جلد ۲ ص ۶۱ میں ہے۔

عثمان بن عفان گفت کہ سایہ شریف تو برزمین نمی افتد کہ مبادا برزمین جس افتد۔

سیّدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوتا کہ کہیں زمین پلید پر واقع نہ ہو جائے۔

دوسری وجہ یہ ہوئی کہ ممکن ہے کہ آپ کے سایہ پر کسی کا پاؤں نہ آجائے۔

مزید حوالہ جات اور تحقیق فقیر نے اپنی کتاب **سایہ ندارد** میں لکھا ہے۔

فائدہ...... یہاں صِرف یہی عرض کرنا تھا کہ جس ذات کا سایہ نہیں وہ نور نہیں تو اور کیا ہے۔ امام اہلسنّت سیّدنا احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا ؎

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا　　　سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

خوراک نور

ہر انسان کے فضلات خوراک بنتے ہیں اچھی خوراک کا اثر فضلات پر پڑتا ہے۔ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوراک کے اثرات کا بیان حدیث شریف میں ہے۔ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **یطعمنی ربی و یسقینی** میرا ربّ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ یہ ظاہر و باطنی ہر طرح کی غذا کو شامل ہے تو باری تعالیٰ کی قدرت سے کیوں بعید سمجھا جا رہا ہے جب وہ مٹی سے ہماری بہتر غذا بناتا ہے تو وہ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غذا کو نور کیوں نہیں بنا سکتا۔ چونکہ ہمارے حریف بے دینوں سے متاثر ہو کر حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا جیسا سمجھ کر ہر معاملہ میں اپنے اوپر قیاس کرتے ہیں۔ حضرت مولانا رومی قدس سرہ نے مثنوی شریف میں ہر دَور کے بے دینوں کے متعلق یوں تنبیہ فرمائی ہے:۔

مثنوی شریف

۱	اشقیاء رادیدۂ بینا نبود	نیک و بد در دیدہ شان یکساں نمود
۲	ہمسری با انبیاء بر داشتند	اولیاء راہچو خود پند اشتند
۳	گفت اینک ما بشر ایشان بشر	ماؤ ایشان بستہ خواب خور
٤	این ند انستند از عمٰی	ہست فرقے درمیان بے منتہی
۵	ہر دو گون زنبور خورد انداز محل	ایک شد زان نیش وزان دیگر عل
٦	ہر دو گون آہو گیا خوردندو آپ	زین یکے سرگیں شدندان مشکناب
۷	ہر دو نے خورد ند از یک آبخور	آں یکے خالی و آن پُر از شکر
۸	صد ہزاراں اینچنیں اشباہ بین	فرق شان ہفتاد سالہ راہ بین
۹	این خورد گردد پلیدی زوجدا	وان خورد گردوہمہ نور خدا
۱۰	ہر دو صورت گر بہم ماندد و است	آب تلخ وآب شیریں را صفاء ست
۱۱	جز کہ صاحب ذوق کہ شناسد بیاب	او شناسد آب خوش ازشورہ آب

ترجمہ

۱ شوم بخت حق بین آنکھوں سے محروم ہیں اسی لئے ان کی آنکھوں میں نیک و بد یکساں ہیں۔

۲ چنانچہ انہوں نے انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعویٰ کیا اور اولیائے کرام کو اپنے جیسا سمجھ لیا۔

۳ اور کہہ دیا کہ ہم بھی بشر ہیں اور وہ بھی بشر، کیوں کہ ہم دونوں نیند اور طعام کے پابند ہیں اسی لئے ان (انبیاء و اولیاء) میں کوئی فرق نہیں۔

٤ لیکن انہوں نے اپنی کور باطنی سے یہ نہ سمجھا کہ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

٥ مثلاً ایک ہی رنگ کے بھِڑ ہیں۔ دونوں نے پھولوں اور شگوفوں کا رس ایک ہی جگہ سے چوسا مگر ایک سے زہر (ڈنک) دوسرے سے شہد پیدا ہوا۔

٦ دوسری مثال: دو قسم کے ہرنوں نے ایک ہی طرح کا گھاس کھایا اور ایک ہی گھاٹ سے پانی پیا لیکن ایک سے بے فائدہ مینگنیاں نکلیں دوسرے سے خالص عطر کستوری۔

۷ تیسری مثال: دو قسم کے نے ہیں۔ دونوں نے ایک ہی گھاٹ سے سیراب ہوئے لیکن ایک بے کار کھوکھلا ہے دوسرا شکر سے بھرپور ہے۔

۸ ایسی لاکھوں مثالیں ہیں جن میں ستر برس (بیشمار) کی راہ کا فرق ہے۔

۹ ایسی طرح یہ (عام بشر) غذا کھاتا ہے تو اس سے نجاست نکلتی ہے اور وہ نبی (علیہ السلام) کھاتے ہیں تو وہ تمام نور خدا بن جاتا ہے۔

۱۰ اگرچہ دونوں کی صورتیں ملتی جلتی ہیں تو کیا ہوا (دیکھئے) تلخ پانی اور میٹھا پانی دونوں ہمشکل ہیں (لیکن کڑوا اور ہے میٹھا اور)

۱۱ صاحبِ ذوق کے سوا کون پہنچان سکتا ہے فلہٰذا اے عزیز! کسی صاحبِ ذوق کی صحبت حاصل کر، وہی میٹھے اور کڑوے پانی کا فرق بتا سکتا ہے۔

خیر خواہانہ پند و موعظت

یہی عارف باللہ حضرت مولانا رومی قدس سرہ ایک اور مقام پر نصیحت فرماتے ہیں کہ ؎

۱	کار پاکاں را قیاس از خود مگیر	گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر
۲	شیر آن باشد کہ مرد اورا خورد	شیر آن باشد کہ مردم را درد
۳	جملہ عالم زین سبب گمراہ شد	کم کسے ز ابدال حق آگاہ شد

ترجمہ

۱ اے عزیز پاک لوگوں کا قیاس اپنے اوپر نہ کر (دیکھ) شیر اگرچہ لکھنے میں شیر دودھ کا ہمشکل ہے لیکن ان دونوں میں بڑا فرق ہے وہ یہ کہ......

۲ شیر (دودھ) وہ ہے جسے آدمی نوش کرتا ہے لیکن شیر (جانور) وہ ہے جو آدمیوں کو پھاڑ کھاتا ہے۔

۳ اس غلط قیاس پر تو بہت سے لوگ گمراہ ہوئے شاذ و نادر ہی کوئی بندۂ خدا محبوبانِ خدا کا واقف ہوسکا۔

فائدہ......سمجھدار کیلئے حضرت مولانا رومی قدس سرہ کے یہی چند اشعار بھی کافی ہیں کیوں کہ غذا کے اثرات کا نام فضلات ہے۔

فضلات

ہماری غذا کے اثرات پلید اور غلیظ اور محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غذا مبارک کے فضلات شریفہ طیب و طاہر بلکہ دارین کی نجات کے ضامن۔ لیکن بے سمجھ کے بارے میں ظاہر ہے کہ اسے دفتر بھی بے کار پھر وہ بے سمجھی کے ساتھ ضدی بھی تو ہو......

بہشتی انسان

مسلمات میں سے ہے کہ اہل جنت جب جنت میں داخل ہوں گے تو دنیوی کیفیت کے برعکس ہوگی۔

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کی صورتیں چودھویں رات کے چاند جیسی ہونگی ان سے نزدیک والے (دوسرے گروہ کی صورتیں) اس چمکتے ہوئے تارے سے زیادہ روشن ہوں گی، جو آسمان پر چمکتا ہے۔ وہاں کے لوگوں (اہل جنت) کے دل ایک ہی آدمی کے دل جیسے ہوں گے۔ نہ ان میں اختلاف ہوگا، نہ دشمنی، نہ وہ بیمار ہوں گے نہ انہیں قضائے حاجات کی ضرورت پیش آئے گی۔ نہ وہ تھوکیں گے نہ کھانسیں گے۔ ان کا پسینہ کستوری کی طرح خوشبودار ہوگا۔ ان کی آنکھیں سرگمیں، چہرے بے ریش اور بدن بالوں کے بغیر ہونگے۔ جو جنت میں داخل ہوگا وہ ناز و نعمت میں رہے گا۔ فکر مند نہیں ہوگا۔ نہ اس کے کپڑے پرانے ہونگے نہ اس کی جوانی ختم ہوگی۔

ہم دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی بشریت کے اجزاء جنت کے ہیں اسی لئے حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان خوش قسمت صحابہ وصحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی بہشتی فرمایا جسے آپ کا خون اقدس اور پیشاب اطہر پینا نصیب ہوا۔

انتباہ...... جب عام بہشتیوں کے متعلق یہی ایمان تو پھر بہشت بانٹنے والے بلکہ جن کے صدقے بہشتیوں کی یہ قدر و منزلت ہے ان کیلئے کہنا کہ اُن میں اور ہم میں کیا فرق ہے وہ بھی بشر اور ہم بھی۔

بشریتِ محمدیہ کی تخلیق

ماروے ربانی عبداللہ بن ابی حمزہ النفوس میں اور ابن السبع نے شفاء الصدور میں کعب الاحبار سے ذکر کیا کہ حضور علیہ السلام کی تخلیق بشریت محمد یہ رفیع اعلیٰ کے ملائکہ لے کر زمین پر اُترے۔ مدینہ منورہ سے روضہ اطہر سے خاک اٹھائی جو روشن منور تھی اسے جنت کی نہروں میں سے تسنیم کے پاک وصاف پانی سے گوندھا گیا، یہاں تک کہ وہ روشن موتی کی طرح ہوگئی اور اس سے عظیم شعاعیں نکلتی تھیں۔

قبلۂ اصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اصل طینت نافِ ارض ہے یعنی وہ جگہ جہاں کعبہ معظمہ کا کمرہ ہے اس معنیٰ پر آپ اصل کائنات ہیں اسی لئے آپ کا لقب اُمی بھی ہے۔

باب دوم

جسم معطر

عام انسان کی تخلیق سیاہ اور بدبودار مٹی سے ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

لقد خلقنا الانسان من صلصال من حما مسنون

بے شک ہم نے انسانوں کو بجتی ہوئی دور سیاہ مٹی سے پیدا کیا اور اس میں پانی ملایا تو وہ بھی گندا بدبودار اور نجس۔

چنانچہ فرمایا:

فلینظر الانسان من خلق خلق من ماء دافق یخرج من بین الصلب والترائب (طارق، پ۳۰)

ترجمہ: تو انسان دیکھے اسے کس سے پیدا کیا اس ٹپکنے والے پانی سے جو پیٹھ اور سینے سے نکلتا ہے۔

ظاہر ہے جہاں ایسی گندی اور بدبودار مٹی ہو، وہاں سے بدبو ہی آئے گی۔ اس سے ہر انسان اپنے اندر جھانک کر دیکھے کہ باوجود خود کو صاف ستھرا رکھنے اور صابون وغیرہ سے جسم کو دھونے کے تب بھی انسان کے جسم سے مکروہ اور گندی بو محسوس ہوتی ہے خود کو زیادہ دوسروں کو کم۔ یہ تو اس کریم کی مہربانی ہے کہ اُس نے عیب پوشی فرماتے ہوئے ہماری قدر و منزلت میں آنچ نہ آنے دی کہ ہمارے میں باوجود گندی اور بدبودار مٹی اور گندے اور نجس پانی کے ہماری جسمانی بدبو نمایاں کرنے کے بجائے محدود رکھی جسے صِرف ہم محسوس کریں اور بس۔

اجساد انبیاء علیہم السلام

انبیاء و رسل کرام علیٰ نبینا علیہم السلام کے اجساد مبارکہ تسلیم جنت سے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

انا معاشر الانبیاء تنبت اجسادنا علی ارواح اهل الجنة (ابو نعیم)

ہم انبیاء علیہم السلام کے اجسام اہل جنت کی ارواح کے مطابق اگتی پرورش پاتی ہیں۔

فائدہ...... اہل جنت کی ارواح کی پاکیزگی اور ان کی خوشبو سے وہی واقف ہے جو خود اہل بہشت ہے اور بہشت کی خوشبو کی تو یہاں مثال ملنی مشکل ہے پھر وہاں کی ارواح کی خوشبو کا کیا کہنا۔ اس کا نمونہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر کی خوشبو مبارک کا حال ان سے سنئے، جنہوں نے سونگھی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ریشم یا دیبا کو آپ کے کفِ مبارک سے نرم نہیں پایا اور نہ کسی خوشبو کو آپ کی خوشبو سے بڑھ کر پایا۔ (بخاری، ج ا، ص ۲۶۴)

مقدّس ہاتھ کی خوشبو

جس شخص سے آپ مصافحہ کرتے وہ دن بھر اپنے ہاتھ سے خوشبو پاتا اور جس بچہ کے سر پر آپ اپنا دستِ مبارک رکھ دیتے وہ خوشبو میں دوسرے بچوں سے ممتاز ہوتا۔ چنانچہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ظہر پڑھی پھر آپ اپنے اہل خانہ کی طرف نکلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا۔ بچے آپ کے سامنے آئے آپ ان میں سے ہر ایک کے رخسار کو اپنے ہاتھ مبارک سے مسح فرمانے لگے میرے رخسارے کو بھی آپ نے مسح فرمایا پس میں نے آپ کے دستِ مبارک کی ٹھنڈک یا خوشبو ایسی پائی کہ گویا آپ نے اپنا ہاتھ عطار کے صندوقچہ سے نکالا تھا۔ (مسلم، ج ۲، ص ۲۵۶)

کستوری سے زیادہ

وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کرتا تھا، یا میرا بدن آپ کے بدن سے مس کرتا تو میں اس کا اثر بعد ازاں اپنے ہاتھ میں پاتا اور میرا ہاتھ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتا۔ حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک میری طرف بڑھا دیا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ برف سے ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے۔ (زرقانی علی المواہب، ج ۴، ص ۱۸۳)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے سوار کر لیا، تو میں نے آپ کی مہر نبوت کو منہ میں لیا تو فکان ینم علی مسکاً مجھ سے کستوری سی خوشبو مہکتی تھی۔

جملہ عالمِ اسلام کا اتفاق

تقریباً تمام مذاہبِ اسلامیہ کے علماء کرام متفق ہیں کہ حضور سرور عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اطہر ہر قسم کی غلاظت و بدبوئی سے پاک اور صاف وستھرا تھا، بغیر بیرونی خوشبو کے استعمال کے آپ کا جسم معطر خوشبوناک تھا اور ہر صحیح دماغ والے کو آپ کے جسم اطہر سے خوشبو محسوس ہوئی تھی۔

وھابی بد دماغ

وہابیوں دیو بندیوں کے بعض بد دماغ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم سے اس لئے خوشبو آتی تھی کہ آپ دنیوی عطر بہت زِیادہ استعمال فرماتے تھے۔

فائدہ...... ایسے بد دماغ اب بھی ہیں ، انہیں حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی ذاتی فطری خوشبو کا اِنکار ہے اگر احادیث دکھائیں تو کہیں گے یہ احادیث ضعیف ہیں اگر کوئی روایت دکھائی جائے تو آخری جواب وہی ہوگا جو مذکور ہوا۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خوشبو

جونہی حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم میں منتقل ہوا تو وہ بھی خوشبو ناک ہو گئے چنانچہ بیمارامت کے حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ پھر یہی نور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو عطا فرمایا پھر یہ نور سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا رہا پھر یہ نور حضرت عبدالمطلب تک پہنچا۔تو یہاں حافظ ابوسعید نیشاپوری نے ابی بکر بن ابی مریم سے اور انہوں نے کتب الاخبار سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک جب حضرت عبدالمطلب میں منتقل ہوا اور وہ جوان ہو گئے تو ایک دن حطیم میں سو گئے جب آنکھ کو دیکھا کہ آنکھ میں سرمہ لگا ہوا ہے اور سر میں تیل پڑا ہوا ہے اور حسن و جمال کا لباس زیب تن ہے۔ان کو حیرت ہوئی کہ کچھ معلوم نہیں یہ کس نے کیا ہے۔ان کے والد ان کا ہاتھ پکڑ کر کاہنانِ قریش کے پاس لے گئے اور سارا واقعہ بیان کیا، انہوں نے جواب دیا کہ معلوم کرو کہ ربّ السمٰوات نے اس نوجوان کو نکاح کا حکم فرمایا ہے چنانچہ انہوں نے اوّل قیلہ سے نکاح کیا اور ان کی وفات کے بعد فاطمہ سے نکاح کیا اور وہ عبداللہ (آپ کے والد ماجد) کے ساتھ حاملہ ہو گئیں اور عبدالمطلب کے بدن سے مشک کی خوشبو آتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ان کی پیشانی میں چمکتا تھا اور جب قریش میں قحط ہوتا تھا تو عبدالمطلب کا ہاتھ پکڑ کر جبل کی طرف جاتے تھے اور ان کے ذریعے سے حق تعالیٰ کے ساتھ تقرب ڈھونڈتے اور بارش کی دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ برکت نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارانِ عظیم مرحمت فرماتے۔ یہ تمام واقعات حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے ظہور ہوئے۔

گھر سے مسجد تک

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت کدہ سے مسجد نبوی شریف میں تشریف لاتے تو آپ کی تشریف آوری کا علم خوشبو سے ہو جاتا تھا۔ (رواہ الدارمی وابویعلی وبزار)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی گواہیاں

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چند نشانیاں ہے:۔

(۱) جب کوئی راستہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طے فرماتے تو وہ راستہ جسم اطہر کی خوشبو سے معطر ہو جاتا اور لوگ یقین کر لیتے کہ آپ اس راہ سے گزرے ہیں۔

(۲) کسی پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ سجدہ کرتے۔ (دارمی۔بیہقی۔ابونعیم)

عوام کی گواہی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے ہی بوجہ خوشبو ہم جانتے تھے کہ حضور تشریف لانے والے ہیں۔

راہ گیروں کی گواہی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ پاک کے راہ گیر راستوں کی خوشبو سے جان لیتے تھے کہ حضور سرور عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہاں سے گزرے ہیں۔

رات کی تاریکی کی گواہی

دارمی نے حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کی تاریکی میں ہم آپ کی خوشبو سے پہچان لیتے تھے۔

بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گواہی

بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گھر پر لے آئی میں آپ کو قبیلہ سعد کے گھروں میں لے جاتی اور آپ کے جسم اطہر سے مجھ کو مشک کی طرح خوشبو آتی تھی۔

فائدہ...... اے وہ بد قسمت انسان اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اوپر قیاس کرنے والے ذرا اپنے دودھ پیتے بچے کو تو سونگھئے کہ اس سے کتنی گندی اور طبیعت کو ناخوشگوار کرنے والی بدبو ہے کہ جس سے تو خود بھی گھبراتا ہے لیکن طائف کی دائی اجنبی مائی میرے اور سب کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بچپن کی محبوب خوشبو کی مرغوبیت کو کیسے پیار اور عقیدت سے بیان کر رہی ہیں اس کے باوجود پھر بھی تو سمجھتا ہے کہ وہ بھی بشر۔ پھر تیرے جیسا قسمت کا مارا انسان اور کوئی نہ ہوگا۔

حجیفہ کی گواہی

حضرت حجیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ کر تشریف لائے ...... **فجعل الناس یا خذون یدیہ یمسحون بھا و جوھھم قال فاخذت بیدہ فوضعتھا علی وجھی فاذا ھی ابرد من الثلج و طیب رایحۃ من المسک** (زرقانی، ج۴، ص۲۲۷)

تو لوگ آپ سے مصافحہ کر کے ہاتھ اپنے چہروں پر ملتے۔ میں نے بھی آپ سے مصافحہ کر کے اپنے چہرے پر ملا تو آپ کا ہاتھ مبارک برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

یزید بن اسود کی گواہی

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا، **فاذا ھی ابرد من الثلج و اطیب ریحا** تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور خوشبو سے زیادہ معطر تھا۔ (زرقانی، ج۴، ص۲۲۷)

شیر خدا کی گواہی

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وصال شریف کے بعد جب میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دیا تو **سطعت منہ ریح طیبۃ لم نجد مثلھا قط** آپ سے ایسی خوشبو مہکی کہ میں نے ایسی خوشبو کبھی نہیں سونگھی۔

کوچے بسادیئے

حضرت جابر و حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ **ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مر فی طریق من طرق المدینہ و جد و امنہ رائحۃ الطیب و قالو امر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم من ھذا الطریق**

حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ کی کسی گلی سے گزرتے تو لوگ اس گلی سے خوشبو پا کر کہتے کہ اس گلی سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گذر ہوا ہے۔ (دلائل النبوۃ، ص۳۰۸)

معاذ بن جبل کی گواہی

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ **کنت اسیر مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم و قال ادن منی فد نوت منہ فما شمت مسکاً و لا غبرا اطیب من ریح رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم**

میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کہیں جا رہا تھا آپ نے فرمایا میرے قریب ہو میں آپ کے قریب ہوا، تو آپ جیسی میں نے کوئی خوشبو نہ سونگھی اور نہ کوئی عنبر، جیسی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشبو تھی۔

مکھی نہ کبھی بیٹھی

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی بلکہ بعض علماء کرام نے فرمایا کہ آپ کے کپڑے پر بھی مکھی نہیں بیٹھا کرتی تھی۔

لطیفہ

کسی نے مکھی سے پوچھا کہ تو حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن کو کیوں نہیں لپٹ جاتی جب کہ ساری کائنات آپ کے دامنِ اقدس کو لپٹ رہی ہے۔ جواب دیا کہ گندی ہوں مگر گستاخ نہیں ہوں یعنی میں دامن کو نہیں لپٹتی کہ کہیں میری گندگی آپ کو لگ نہ جائے اور میں گستاخوں میں شمار ہو جاؤں۔

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی حال تھا کہ آپ کا سایہ بھی نہ تھا اور آپ کے جسم سے خوشبو مہکتی تھی اور آپ کے جسم اطہر پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی تھی۔ یہی حال ہر فنافی الرسول کامل کا ہے جو کہے کہ حضور علیہ السلام کی بشریت اور میری بشریت میں کوئی فرق نہیں تو اس کے منہ پر تھوا سا گڑ وغیرہ لگا دیں پھر مکھیاں چھوڑ کر قدرت کا تماشہ دیکھیں کہ گھنٹہ نہ گزرے گا تو وہ برابری کا دم بھرنے والا توبہ کر کے کہے گا۔

کہاں میں کہاں وہ نورِ خدا یا مصطفےٰ یا مصطفےٰ یا مصطفےٰ

مچھر کا حیاء

حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خون اقدس کو مچھر نہیں چوستا، لیکن عام بشر کا نہ خون چوستا ہے بلکہ ڈنگ لگا دے تو چیخیں نکل جاتی ہے وہ کیوں صرف اسی لئے کہ مچھر اپنے نبی علیہ السلام کی پہچان اور ان سے حیاء کرتا ہے لیکن ایک انسان وہ بھی ہے جو کہتا پھرتا ہے کہ ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں، صرف یہی کہ وہ نبی ہیں اور ہم نبی نہیں۔

اسی طرح......صرف مچھر، مکھی وغیرہ کی بات نہیں بلکہ ان کی طرح ہر موذی اور ہر غلیظ قسم کے جانور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور رہنے کی کوشش میں رہتے تا کہ وہ کسی بے ادبی اور گستاخی کا ارتکاب نہ کر بیٹھیں لیکن یہ موذی انسان ستائے گا تو اپنے نبی علیہ السلام کو ان کے عیوب ونقائص ڈھونڈ کر۔ اسی لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارمان ظاہر فرمایا کہ

لیس من شی الا و یعر فنی انی رسول اللّٰہ الا مردۃ الجن والانس

مجھے ہر شے جانتی ہے کہ میں رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوں سوائے سرکش انسان وجن کے۔

جوئیں کہاں

حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اطہر چونکہ نورانی ہے اسی لئے آپ کے جسم اطہر میں جوئیں نہیں ہوتی تھیں اس کی اصل وجہ ظاہر ہے کہ جوئیں جسم کے گندے اور غلیظ پسینے اور اس پر گندی میل کچیل جم جانے سے انسانی جسم سے پیدا ہوتی ہیں یہ کوئی بیرونی مخلوق نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو انسان صفائی ستھرائی کا خصوصی خیال رکھتا ہو، ایسے ہی دوسرے میلے کچیلے انسان اور ان کے استعمال کپڑوں اور بستر سے دُور رہتا ہے، اسے جوئیں نہیں پڑتیں۔ اسی سے اب بھی اپنی جیسی بشریت کا الزام لگانے والا نہیں سمجھا تو اسے خدا ہی سمجھ دے۔

سوال...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنے کپڑوں سے جوئیں دیکھی تھیں پھر دیکھنے کا کیا معنیٰ۔

جواب...... ہم اہلسنّت نے بار بار یہ قاعدہ دہرایا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اکثر امور تعلیمِ اُمت کیلئے ہوتے تھے مثلاً کپڑے سینا، جوتے گانٹھنا، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مل کر کام کاج کرنا وغیرہ یہ سب تعلیم اُمت کیلئے تھا۔ اسی طرح آپ کا اپنے کپڑوں سے جوئیں دیکھنا بھی۔ لیکن افسوس کہ جنہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر طرح اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے اسی لئے وہ مسئلہ کی حقیقت کی سمجھ سے کوسوں دُور ہیں۔

جمائی یہ عام بشریت کو لازم ہے لیکن حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جمائی نہیں آئی بلکہ تجربہ شرط ہے کہ جب کسی شخص کو نماز میں جمائی آئے تو وہ صرف ذِہن میں تصور کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی جمائی نہیں آئی تھی اس کے بعد نہ آئے گی۔

فائدہ...... چونکہ جمائی کا اصلی اثر شیطان سے ہوتا ہے ☆ اسی لئے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے شیطانی اثرات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن عام بشر شیطان کے ہر وقت گھیرے میں ہے اسی لئے اس پر عموماً جمائی کے اثرات حملہ آور ہوتے ہیں۔ اگر وہ احسان فراموش نہ ہو تو جمائی کو روکنے کیلئے مذکورہ بالا عمل کو وسیلہ بنائے تو چھٹکارا ہو سکتا ہے اور تجربہ شرط ہے اس سے منکرِ وسیلہ کی قسمت کا ستارہ ڈوب گیا ہے ورنہ اس تجربہ شرعی کے باوجود وسیلہ کا اِنکار نہ کرتا اور ساتھ ہی جمائی سے سمجھ جائے کہ تم کیسے بشر ہو اور حبیبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت کیسی۔

(☆ اس کی مزید تحقیق و تفصیل فقیر کی کتاب البشریۃ تعلیم الامۃ میں ہے۔ اویسی غفرلہ)

احتلام

حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے جیسے سمجھنے والے اکثر و بیشتر احتلام کی زد میں ہوتے ہیں وہ کیوں، صرف اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سزا دی ہے کہ انہوں نے اس کے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے ورنہ وہ خود سوچیں کہ انہیں بار بار احتلام کیوں ستاتا ہے اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایسا گندا تصور نہ صرف گناہ بلکہ کفر تک پہنچاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے صدقے آپ کی ازواج مطہرات اور آل اطہار کو بھی اس گندے فعل سے محفوظ رکھا بلکہ جو شخص اس موذی مرض سے محفوظ رہنا چاہتا ہے وہ آپ کے محبوب خلیفہ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی سینہ پر لکھ کر خود کو احتلام سے بچنے کیلئے لکھ کر سو جائے تو احتلام سے محفوظ رہے گا۔

لطیفہ

جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محض اپنے جیسا سمجھتا ہے تو خود اور اپنی اہلیہ اور بچوں کو زندگی بھر احتلام سے محفوظ کر کے دکھلائے اگر اس بیماری سے محفوظ نہیں تو اپنی قدر و قیمت خود سمجھ لے۔

نیند

نیند ہر انسان کو لازم ہے اس کے بغیر زندگی دوبھر ہو جاتی ہے لیکن ہماری نیند اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیند ایک جیسی نہیں ہماری نیند یہ ہے:

هو غشية ثقيلة تهجم على القلب فتقطع عند المعرفة بالا شياء

وہ ایک باری غنودگی ہے جو دل پر طاری ہو جاتی ہے اشیاء کے پہچاننے کی قوت (حس) سلب ہو جاتی ہے۔

اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے حدیث شریف میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

نام حتى نفخ و كان اذا نام نفخ فا تاه بلال فاذنه بالصلوٰة فقام و صلى و لم يتوضا

حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرماتے یہاں تک کہ خراٹے سُنے جاتے۔ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کی اطلاع دیتے تو آپ وضو کئے بغیر نماز پڑھا دیتے۔

کچھ سمجھا

تھوڑے یا بڑے غور و فکر کے بعد سمجھئے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساری رات نیند فرمائیں خراٹے سُنے جائیں غرضیکہ گہری نیند سوئیں تب بھی آپ کا وضو نہ ٹوٹے گا، ویسے تعلیم امت کیلئے کر لیں اور کرتے تھے اور ہم صرف ایک منٹ سہارا کر کے اونگھ جائیں وضو ٹوٹ جائے گا۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ نیند سے انسان کے مفاصل جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں

جس سے ہوا کا خروج آسان ہوجاتا ہے اور یہ ہر انسان کو لازم ہے خواہ وہ ہزار بار اپنے مفاصل کیلئے گارنٹی دے تب بھی شریعت مطہرہ اس کیلئے ماننے کو تیار نہیں اور خود انسان بھی اپنی مشینری کے پرزوں کی ضمانت نہیں دے سکتا۔لیکن افسوس تو اس بدبخت برادری کا ہے کہ رات کو پیٹ کی ٹینکی فُل کر کے سوتے ہی آگے پیچھے کی مشین چالو کردیتا ہے یہاں تک سردی کا موسم ہو اور گھر کے دروازے کھڑکیاں بند ہوں اور رضائی جسم پر چسپاں ہو پھر صاحب بہادر اچانک بیدار کے ناک کی جھلی سے پوچھیں تو اندازہ معلوم ہو کہ یہ بشر رینگتا ہے خاک پر اور عرش پر ہے ان کی گزر، پھر بھی کہتا ہے میں بشر وہ بھی بشر۔

نیند کی رال

ہر انسان سے سوتے ہی منہ سے رال نکلتی ہے اور وہ صرف بدبودار بلکہ اس میں زہریلا مادہ بھی ہے اسی لئے اطباء کہتے ہیں بیداری کے بعد کلی کے بغیر نہ کچھ کھاؤ اور نہ کچھ پیو، لیکن محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ اللہ......

ہاتھ مبارک

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کا خاصہ تھا کہ بے خوشبودار تھے جس سے مصافحہ فرماتے وہ تین دن تک اپنے ہاتھوں میں خوشبو پاتا اور جس بچے کے سر پر اپنا ہاتھ مبارک رکھ دیتے وہ خوشبو میں دوسروں سے ممتاز ہوجاتا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ وہ مبارک ہاتھ تھا کہ ایک مشت خاک کفار پر پھینک دی اور ان کو شکست ہوئی۔ یہ وہی دستِ کرم تھا کہ کبھی کوئی سائل آپ کے دروازے سے محروم نہیں پھرا، یہ وہی دست شفا تھا کہ جس کے محض چھونے سے وہ بیماریاں جاتی رہیں کہ جن کے علاج سے اطباء عاجز ہیں۔ اسی مبارک ہاتھ میں سنگ ریزوں نے کلمہ شہادت پڑھا، اسی مبارک ہاتھ کے اشارے سے فتح مکہ کے روز تین سو ساٹھ بت یکے بعد دیگرے منہ کے بدل گر پڑے۔ اسی مبارک ہاتھ کی ایک انگلی کے اشارے سے چاند دوپارہ ہوگیا۔ اسی مبارک ہاتھ کی انگلیوں سے متعدد بار چشمے کی طرح پانی جاری ہوا۔ تفصیل دیکھئے البشریۃ لتعلیم الامۃ ۔ اویسی غفرلہ

عقیدۂ صحابہ

بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس نیت سے مصافحہ کیا کہ آپکے ہاتھ مبارک ان کے ہاتھ کو لگنے سے خوشبو نصیب ہوگی۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک طبلہ عطار سے زِیادہ خوشبو ناک تھا۔

فائدہ...... صحیح اور برحق ہے کیوں کہ طبلۂ عطار کی خوشبو منٹوں تک رہتی اور ید اللّٰہی ہاتھ میں دائماً خوشبو مہکتی۔

پسینہ اقدس

حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسینہ خوشبودار تھا اور عام بشر کا پسینہ بدبودار، اس کی وجہ ظاہر ہے کہ پسینہ پاک اگر گوشت حرام تو پسینہ پلید اگر گوشت مکروہ تو وہ پسینہ بھی۔ اسی لئے نہیں بوجہ ضرورت گدھا کے پسینہ کو جواز کا فتویٰ دینا پڑا اور انسان کی شرافت کی وجہ سے اس کے پسینہ اس کے گوشت کی وجہ سے جائز کرنا پڑا لیکن اس کی بدبوئی اپنی جگہ مسلّم ہے وہ کیوں صرف اسی لئے کہ انسان کے گوشت کی ترکیب چار عناصر مٹی اور پانی وغیرہ سے ہے اور مٹی اور پانی کے اجتماع سے بدبوئی لازمی ہے یہی وجہ ہے کہ نالی میں پاک مٹی اور صاف ستھرا پانی جمع ہوں تو وہی پاک مٹی اور صاف ستھرا پانی بدبودار ہو جاتا ہے اور حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت اور آپ کی غذا کی ترکیب چونکہ نورانی ہے اسی لئے اس سے جو پسینہ نمودار ہوگا وہ بھی نورانی و معطر ہوگا لیکن بدبخت پھر بھی کہتا ہے......

میں بھی بشر وہ بھی بشر

اُمّ المؤمنین سیّدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گواہی

امّ المؤمنین عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

عرقه في وجهه مثل اللؤلوا اطيب من المسك (خصائص الکبریٰ، ج۱، ص ٦٧)

آپ کے چہرہ اقدس کا پسینہ شریف موتیوں کی طرح اور کستوری سے زِیادہ خوشبوناک تھا۔

شفائے امراض

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا۔ حالتِ خواب میں آپ کو پسینہ آگیا۔ میری ماں ام سلیم نے ایک شیشی لی اور آپ کا پسینہ مبارک اس میں ڈالنے لگی۔ آپ جاگ اٹھے اور فرمانے لگے: ام سلیم! تو یہ کیا کرتی ہے؟ اس نے عرض کیا۔ یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اس کو اپنی خوشبو میں ڈالتے ہیں اور وہ تمام خوشبوؤں سے زیادہ خوشبودار بن جاتی ہے۔

دوسری روایت مسلم میں ہے کہ ام سلیم نے یوں عرض کیا۔ یارسول اللہ ہم اپنے بچوں کیلئے آپ کے پسینہ مبارک کی برکت کے اُمیدوار ہیں۔ آپ نے فرمایا، تو نے سچ کہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور کے عرق مبارک کو بچوں کے چہرے اور بدن پر مل دیا کرتے تھے اور وہ تمام بلاؤں سے محفوظ رہا کرتے۔

فائدہ...... حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف خوشبوناک بلکہ دافع البلایا ہیں اور یہ صحابیوں کا عقیدہ تھا، وہابیوں کا عقیدہ نہیں۔

اُم سلیم کی گواہی

بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ہاں چمڑے کے بستر پر قیلولہ فرماتے آپ کو پسینہ بہت آتا تھا جب پسینہ آتا تو اسے سک (چند خوشبوؤں کا مرکب) میں ملا لیتی تھی۔ (خصائص کبریٰ، ج ۱، ص ۶۷)

گھر والوں کی خبر غیروں کو کیا خبر

امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ حسین اور خوبرو تھے آپ کے رنگ میں نورانی کیفیت تھی اسی لئے آپ کا حلیہ بیان کرنے والے آپ کے چہرۂ اقدس کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دیتے ہیں۔ آپ کے چہرے کا پسینہ موتی کی طرح اور خوشبو میں مشک ختن جیسا تھا۔ (خصائص کبریٰ، ج ۱، ص ۶۷)

پسینہ کھوں یا نُور

دیلمی نے دوسندوں سے امام محمد بن اسماعیل بخاری (صاحب بخاری شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں سوت کات رہی تھی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوتا مبارک سی رہے تھے آپ کی پیشانی پر پسینہ آگیا اسی سے ایسا نور پیدا ہوا کہ میں حیران ہوگئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کیوں حیران ہورہی ہو۔ میں نے عرض کی کہ آپ کے پسینہ اور نور کی کیفیت ابو کبیر ہذلی کے مندرجہ ذیل پر صادق آتی ہے۔

و مبترا من کل غبر حیضة و فساد مرضعة وراء مغیل و اذا نظرت الی اسّرہ وجھہ بسرقت بردق العارض المنھلل

وہ ہر بچے ہوئے حیض اور دودھ پلانے والی کے فساد اور جلد ہلاک کرنے والے مرض سے پاک ہے اور جب تم ان کے چہرے کی شکنوں کو دیکھو گے تو وہ یوں چمکیں گی جیسے برسنے والی بادل کی بجلی چمکتی ہے۔

بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے جوتا رکھ کر کھڑے ہوگئے اور میرے ہاں تشریف لا کر میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارا بھلا کرے۔ بی بی نے کہا مجھے یاد نہیں کہ مجھے کبھی ایسی خوشبو آئی ہو جیسے اس وقت آئی۔

دیگر...... امّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں چرخہ کات رہی تھی اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوتے مبارک کو پیوند لگا رہے تھے آپ کی پیشانی اقدس سے پسینہ آرہا تھا اور نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر میں حیران رہ گئی اور حیرانی کے عالم میں چرخہ کاتنے سے ٹھہر گئی۔ آپ نے مجھے اس حالت میں دیکھ کر فرمایا، اے عائشہ حیران و پریشان کیوں ہو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ ٹپکتا ہے جس سے نور پیدا ہوتا ہے۔ (خیر البشر۔ بے مثل بشر)

آپ کے پسینہ سے خوشبو کا آنا

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خوش منظر نورانی رنگت والے تھے توصیف کرنے والے۔ سوائے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور کسی کے چہرہ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ نہیں دی اور جب کبھی آپ کو پسینہ آتا تو آپ کے چہرۂ انور سے موتیوں جیسے قطرے جھڑتے تھے جو مشک وعنبر و کستوری سے زیادہ خوشبودار تھے۔ (زینت المجالس۔ خیر البشر۔ بے مثل بشر)

سوال...... یہ حدیث ضعیف ہے کیوں کہ بغدادی نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ اس کے راوی ابوعبیدہ نے ہشام سے کوئی روایت کی ہو۔

جواب...... امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن ہے کیوں کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری (صاحب بخاری شریف) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس روایت کو قبول کیا ہے اور علم حدیث کا قاعدہ ہے جس حدیث کو ایسے ائمہ حدیث قبول کرلیں وہ حدیث قابلِ حجت ہوتی ہے۔

عطریوں کا گھر

مقدمہ میں ایک صحابی کا قصہ ہم لکھ آئے ہیں کہ ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کی، میں اپنی بیٹی بیاہ رہا ہوں میری مدد فرمایئے۔ آپ نے فرمایا، ایک شیشی اور درخت کی ٹہنی لاؤ۔ وہ لایا تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دونوں کلائیوں سے پسینہ پونچھ کر شیشی بھردی اور فرمایا، یہ شیشی بیٹی کو دو اور اسے کہو کہ یہ لکڑی شیشی میں ڈبو کر خوشبو لگائے۔ چنانچہ لڑکی نے ایسا ہی کیا اسی وجہ سے اس گھر کی شہرت بھی بیت المطیبین (عطر والے) سے ہوگئے۔ (خصائص کبریٰ)

صاحب روض نطیف فرماتے ہیں: یفوح من عرق مثل الجمان له شذ تظل الغرانی منه تعطر

ترجمہ: حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک میں جو چاندی کے موتیوں کے مشابہ تھی خوشبوئے مشک مہکتی تھی کہ حسین عورتیں اس کو بجائے عطر کے لگاتی تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اپنی والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ترکہ ورثہ میں جو چیزیں ملیں، وہ یہ تھیں:

(۱) ایک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چادر مبارک (۲) ایک پانی کا پیالہ (۳) ایک خیمہ کا بانس (٤) ایک اُپٹن۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر اکثر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرماتے اور وہیں نزول وحی ہوتا تو آپ کو بوقتِ نزول وحی پسینہ آجاتا۔ اس پسینہ مبارک کو حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شیشی میں جمع کرلیتیں اور دلہنوں کو دے دیتی اور جو کوئی آپکے پسینہ مبارک کو اپنے جسم پر مل لیتا، مرتے دم تک اس کے جسم سے خوشبو نہ جاتی یعنی اسکے جسم سے ہمیشہ خوشبو آتی رہتی۔ جو عطر وگلاب وعنبر وغیرہ میں بھی نہ پائی جاتی تھی۔ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خوب فرمایا ؎

آبِ زر بنتا ہے عارض پر پسینہ نور کا

حضرت حلیمہ کیا کہتی ہیں

سیّدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لے کر اپنی آبادی میں پہنچے تو تمام آبادی خوشبو سے مہک گئی جیسے مشک کی خوشبو ہے۔ آپ سے محبت وعقیدت ہر آدمی کے دل میں موجزن ہوگئی اور آپ سے سب پیار کرتے تھے جب کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تو وہ آپ کا دستِ مبارک اس جگہ رکھواتا، اللہ کے حکم سے شفایاب ہوتا یہاں تک کہ اپنے جانوروں کا علاج بھی آپ کے دست مبارک کی برکت سے کرتے تھے۔ (حجۃ اللہ)

گل گلاب اندر

بعض رِوایات میں آیا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج گل سفید اللہ تعالیٰ نے میری پسینہ سے پیدا فرمایا۔

ایک روایت میں ہے کہ گل سرخ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پسینہ سے پیدا ہوا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور سرور عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج کی واپسی پر میرے پسینہ کا ایک قطرہ زمین پر گرا تو زمین ہنسی اس سے گل سرخ پیدا ہوگیا جو شخص مجھے سونگھنا چاہے وہ گلاب کو سونگھ لے۔ (مواہب لدنیہ)

ازالہ وہم

بعض لوگ گلاب کی احادیث پر شک کرتے ہیں۔ حضرت شاہ محدث عبدالحق محقق فن حدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ محدثین کی اصطلاحی گفتگو ہے اور فقیر اویسی غفرلہٗ پہلے عرض کر چکا ہے کہ اصطلاح حق ہے لیکن فضیلت محبوب حق بھی حق ہے۔ اسی لئے امام ابوالفرح ہروانی محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ ان احادیث میں وارد ہوا ہے وہ نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بحر فضل وفضیلت بے کنار کا ایک قطرہ ہے جو عزت پروردگار عالم نے اپنے حبیب کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بخشی ہے اور جس مرتبہ پر آپ کو بلند فرمایا ہے یہ ان کے بڑے حصے کی ایک معمولی سی مقدار ہے۔ (ایضاً)

اصطلاح محدثین کا جواب

ہاں محدثین کی گفتگو اور ان کی اصطلاح بھی حق ہے کیوں کہ وہ تحقیق وتصحیح اسناد کی بنا پر گفتگو کرتے ہیں نہ یہ کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شانِ قدر کیلئے بعید ومحال سمجھتے ہیں لیکن وہابیہ دیوبندیہ پر افسوس نہ کیا جائے اس لئے کہ وہ **فی قلوبھم** مرض کے مریض ہیں ہاں افسوس ان پر ہے جو ان سے متاثر ہو کر اپنے آقا ومولیٰ کی شان اقدس میں محدثانہ گفتگو کی بنا پر شک وشبہ میں پڑ جاتے ہیں لیکن یہ بھی مجبور ہیں کیوں کہ انہیں صحبت بدبختوں کی ملی ہے ورنہ حقیقت بین آنکھیں تو اس سے بڑھ کر دیکھتی ہیں یہ بشریت کے پسینہ کی بات ہے نوری پسینہ کا حال امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سنئے۔

پسینہ حبیبِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرش و کرسی اور لوح و قلم وغیرہ پیدا ہوئے

حضرت امام غزالی قدس سرہ لکھتے ہیں:

و من عرق وجهه خلق العرش والكرسي واللوح والقلم والشمس والحجاب والكواكب و ما كان في السماء

حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کے پسینہ سے عرش، کرسی، لوح و قلم سورج حجاب اور کواکب پیدا کئے گئے۔ (وقائق الاخبار)

فائدہ...... مخالفین کیلئے یک نہ شد دو شد بلکہ مرگ شد۔ کہ وہ ظاہری پسینہ سے گلاب کی تخلیق کا انکار کرتا رہا۔ امام الثقلین حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چہرۂ نورانی (عالم بطون) سے کل کائنات کے اعلیٰ ترین اجزاء کا پیدا ہونا ثابت کر دیا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت عالمِ اسلام میں محتاجِ تعارف نہیں بلکہ وہابی بھی انہیں مانتا ہے۔

مالک بن سنان اور خون مبارک

اُحد کی لڑائی میں جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور یا سر مبارک میں خود کے دو حلقے گھس گئے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑے ہوئے آگے بڑھے اور دوسری جانب سے حضرت ابوعبیدہ دوڑے اور آگے بڑھ کر خود کے حلقے دانت سے کھینچنے شروع کئے۔ ایک حلقہ نکالا جس سے ایک دانت حضرت ابوعبید کا کٹ گیا۔ اس کی پراوہ نہ کی۔ دوسرا حلقہ کھینچا جس سے دوسرا بھی ٹوٹا لیکن حلقہ وہ بھی کھینچ ہی لیا۔ ان حلقوں کے نکلنے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاک جسم سے خون نکلنے لگا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے والد ماجد مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لبوں سے اُس خون کو چوس لیا اور نگل لیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے خون میں میرا خون ملا ہے اُس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔ (قرۃ العیون)

بہشتی جوان کو دیکھو

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ اُحد میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہوا تو لب مبارک بھی مجروح ہوگیا جس سے خون بہنا شروع ہوگیا۔ حضرت مالک بن سنان یعنی حضرت ابوسعید خدری کے والد نے جو دیکھا تو آگے بڑھ کر لب مبارک کو چوسنا شروع کر دیا اور اتنا چوسا کہ وہ جگہ سفید ہوگئی جب وہ چوس رہے تھے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، اسے پھینک دو تو انہوں نے کہا واللہ! میں آپ کے خون مبارک کو زمین پر نہ پھینکوں گا اور نگل ہی گئے۔

فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اراون ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الىٰ هذا

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بہشتی کو دیکھنا چاہے اسے دیکھ لے۔ (زرقانی، ج ۴، ص ۲۳۰)

فائدہ...... واقعی وہ بہشتی تھے کہ شہید ہو کر مرے۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے تھے اس سے جو خون مبارک نکلا وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا کر کے فرمایا کہ اسے کہیں ایسی جگہ چھپا دو جہاں کوئی نہ دیکھے وہ باہر نکل کر پی گئے جب واپس آئے تو آپ نے فرمایا کیا کیا ہے۔ عرض کی ایسی جگہ چھپا آیا ہوں جہاں کوئی نہ دیکھے گا۔ فرمایا شاید تو پی آیا ہے۔ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو بھی دوزخ سے بچ گیا۔ فرمایا، افسوس ان لوگوں پر جو تجھے قتل کریں گے اور افسوس کہ تو ان سے نہ بچے گا۔ (خصائص کبریٰ، ج ا، ص ۶۸ و زرقانی، ج ۳، ص ۲۳۰)

شھد کا ذائقہ

سیّدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ خون اقدس کا ذائقہ کیا تھا تو فرمایا ذائقہ شہد کی طرح اور خوشبو کستوری جیسی۔ (شرح ملا علی قاری)

عقیدۂ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

راوی لکھتا ہے کہ فکان یرون ان القوۃ التی به من ذلک الدم (انوار محمدیہ، ص ۱۶۰) صحابہ کرام یقین رکھتے تھے کہ حضرت عبداللہ میں جس قدر طاقت تھی کہ کئی سو بہادروں کو اکیلے ہی بھگا سکتے تھے۔ وہ اسی خون مبارک کی وجہ سے تھی۔

مرتے دم تک

جوہر مکنون میں ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خون مبارک پیا تو انکے منہ سے مشک کی خوشبو نکل کر پھیلنے لگی اور یہ خوشبو آپکے منہ میں ہمیشہ کیلئے قائم ہو گئی تھی یہاں تک کہ آپکو سولی دی گئی۔ (خصائص کبریٰ، ج ا، ص ۶۸)

قریشی جوان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے جو خون مبارک نکلا وہ ایک قریشی غلام نے پی لیا۔ فقال اذھب احذرت نفسک من النار تو فرمایا تو نے خود کو جہنم سے بچا لیا۔

اصل واقعہ

جب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو جس قریشی جوان نے پچھنے لگائے تو خون مبارک کو گرانے کیلئے لے گیا اور ایک دیوار کے پیچھے دائیں بائیں دیکھ کر خون کو چاٹ لیا۔ واپس آیا تو آپ نے اس کے چہرہ کو دیکھ کر فرمایا خون کا کیا ہوا۔ کہا، دیوار کے پیچھے دبا آیا ہوں۔ فرمایا این غیبت کہاں چھپایا ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نفست علی ذلک ان اھریقه فی الارض فھو فی بطنی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے گراں گزرا کہ آپ کا خون مبارک زمین میں دباؤں تو کہیں بے ادبی نہ ہو جائے اسی لئے میں نے اسے اپنے پیٹ میں ڈال دیا ہے۔

آپ نے فرمایا، اذھب احذرت نفسک من النار

جعفر طیار

سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت جعفر طیار نے ایک دفعہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خون مبارک پی لیا تھا۔

دھن پاک اور تھوک مبارک

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دہن مبارک خوشبودار تھا۔ (شفاء)

زمزم میں خوشبو

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں زمزم شریف کا ایک ڈول لایا گیا،

فمج فیه فصار اطیب من المسک تو آپ نے اس میں کلی کی تو وہ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوگیا۔

نورانی چھرہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ضحک فرماتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔

لعاب مبارک کا کرشمہ

عتبہ بن فرقد جنہوں نے حضرت عمر کے عہد مبارک میں موصل کو فتح کیا اُن کی بیوی ام عاصم بیان کرتی ہے کہ عتبہ کے ہاں ہم چار عورتیں تھیں ہم میں سے ہر ایک خوشبو لگانے میں مبالغہ کرتی تھیں تا کہ دوسرے سے اطیب ہو اور عتبہ کوئی خوشبو نہ لگا تا تھا۔ مگر اپنے ہاتھ سے تیل مل کر داڑھی کو مل لیتا تھا اور ہم سب سے زیادہ خوشبودار رہوتا۔ جب وہ باہر نکلتا تو لوگ کہتے کہ ہم نے عتبہ کی خوشبو سے بڑھ کر کوئی خوشبو نہیں سونگھی۔ ایک دن میں نے اس سے پوچھا کہ ہم استعمال خوشبو میں کوشش کرتی ہیں اور تو ہم سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا سبب کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میرے بدن پر آبلہ ریزے نمودار ہوئے میں خدمتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ آپ سے بیماری کی شکایت کی۔ آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ کپڑے اتار دو۔ میں نے کپڑے اتار دیئے اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے اپنا لعابِ مبارک اپنے دستِ مبارک پر ڈال کر میری پیٹھ اور پیٹ پر مل دیا۔ اُس دن سے مجھ میں یہ خوشبو پیدا ہوگئی۔ (رواہ الطبرانی۔ حجۃ اللہ علی العالمین)

فائدہ...... بیماری سے تو انہیں شفا ہو ہی گئی لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا کا منبع (چشمہ) بنا دیا۔

معطر اور بیماری

حضرت عمیرہ بن مسعود انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور میری پانچ بہنیں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ قدید (خشک کیا ہوا گوشت) تناول فرما رہے تھے۔ چبا کر ہم سب کو عطا فرمایا۔ ہم میں بوئے ناخوش پیدا نہ ہوئی بلکہ تادمِ زیست ہمارے منہ سے ہمیشہ خوشبو آتی تھی۔ (رواہ طبرانی)

فائدہ...... حضرت محمد بن حاطب کے ہاتھ پر ہنڈیا گر پڑی اور وہ جل گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ مجھے کچھ عطا دیجئے۔ آپ نے جو قدید سامنے رکھا ہوا تھا اس میں سے دیا۔ اس نے عرض کیا کہ اپنے منہ میں سے دیجئے۔ آپ نے منہ سے نکال کر اُسے دیا۔ وہ کھا گئے۔ اس روز سے فحش اور کلامِ قبیح اس سے سننے میں نہ آیا۔ مذکورہ بالا امور کے علاوہ وہ بے شمار پیش گوئیاں اور دعوات جو پوری اور قبول ہوئیں وہ اس منہ مبارک سے نکلی ہوئی تھیں۔

حدیبیہ کا کنواں

یومِ حدیبیہ میں چاہِ حدیبیہ کا تمام پانی لشکرِ اسلام نے (جو بقول حضرت براء بن عازب چودہ سو تھے) نکال لیا اس میں ایک قطرہ بھی نہ رہا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی کا برتن طلب فرمایا اور وضو کر کے پانی کی ایک کلی کوئیں میں ڈال دی۔ کوئیں میں اس قدر پانی جمع ہوگیا کہ حدیبیہ میں قریباً بیس روز قیام رہا تمام فوج اور ان کے اونٹ اُسی سے سیراب ہوتے رہے۔

لعاب دھن مبارک

حضور کے منہ مبارک کا لعاب زخمی اور بیماروں کیلئے شفاء تھا۔ چنانچہ خیبر کے دِن آپ نے اپنا لعابِ دہن حضرت علی مرتضیٰ کی آنکھوں میں ڈال دیا تو وہ فوراً تندرست ہوگئے گویا دَردِ چشم کبھی ہوا ہی نہ تھا۔

آنکھ روشن

حضرت رفاعہ بن رافع کا بیان ہے کہ بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا اور وہ پھوٹ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں اپنا لعاب مبارک ڈال دیا اور دعا فرمائی، پس تکلیف نہ ہوئی اور آنکھ بالکل درست ہوگئی۔

سراسر کرامت بنادیا

قریشی عیشمی اپنے صاحبزادے کو حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالنے لگے اور وہ اسے نگلنے لگے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ یہ مسقی (سیراب) ہے۔ حضرت عبداللہ جب زمین یا پتھر میں شگاف کرتے تو پانی نکل آتا تھا۔ (استیعاب واصابہ وخصائص کبریٰ)

کنواں مشک سے پُر

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی کا ڈول لایا گیا آپ نے اس سے تھوڑا سا پانی پی کر کنویں میں ڈال دیا،

ففاح منه مثل رائحة مسک (دلائل النبوۃ ابو نعیم) تو اس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواهی

سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے گھر کے کنوئیں میں لعابِ دہن ڈال دیا۔ جب سے مدینہ طیبہ میں اس کنویں سے زیادہ شیریں کسی جگہ کا کنواں نہ تھا۔

بغل شریف

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل شریف سفید تھی اور اس سے کسی قسم کی ناخوش بو نہ آتی تھی بلکہ کستوری کی مانند خوشبو آیا کرتی تھی۔

ایک صحابی کی گواهی

حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنگساری کے وقت ایک صحابی کا دِل کانپ گیا خود فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز پر پتھر برستے دیکھ کر مجھے ڈر کے مارے کھڑا رہنے کی طاقت نہ رہی گھبرا کر قریب تھا کہ میں گر پڑتا کہ آپ نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا اور وہ ایسا وقت تھا کہ آپ کی بغلوں کا پسینہ مجھ پر ٹپک رہا تھا اور مجھے اس سے کستوری کی خوشبو آئی تھی۔ (دارمی)

بول اقدس

صحابہ وصحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بول اقدس پینا نصیب ہوا۔ انہوں نے عمداً بول سمجھ کر پیا اور رسول اکرم کو اس کا علم ہوتا تو بجائے اظہار ناراضگی کے دارین کے انعامات کی نوید سے نوازتے۔ چند خوش قسمت صحابہ وصحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے واقعات ملاحظہ ہوں۔

اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بی بی ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رات اُٹھ کر ایک جگہ گھر میں کسی برتن میں بول کیا۔ میں جاگی تو مجھے پیاس محسوس ہوئی۔ میں نے اسی برتن سے پی لیا لیکن مجھے معلوم نہ ہوا کہ یہ کیا ہے۔ صبح اٹھتے ہی فرمایا، اے ایمن اس برتن والی شے کو باہر پھینک دے۔ میں نے عرض کی حضور! وہ تو میں نے رات کو پی لیا تھا۔ آپ نے یہ سن کر نضحک رسول اللّٰہ حتی بدت نواجذہ ذم قال اما واللّٰہ ما یجعن بطنک ابداً حضور ہنس پڑے۔ یہاں تک کہ آپ کے دندانِ مبارک دکھائی دیئے۔ پھر فرمایا اے ایمن تیرا پیٹ کبھی درد نہ پائے گا۔ (کنز العمال ص ۱۳۰ عن الحاکم)

برکت بی بی

بی بی برکت رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کان یبول فی قدح من عیدان ثم یوضع تحت سریرہ فاذا القدح لیس فیہ شی حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکڑی کے پیالہ میں بول اقدس فرمایا کرتے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیتے (پھر صبح کو گرایا جاتا ہوگا) ایک رات دیکھا کہ وہ خالی تھا۔ آپ نے گھر والوں سے پوچھا کہ اسے کوئی باہر پھینک آیا ہے۔ برکت بی بی جو اُم المومنین بی بی ام حبیبہ کے ساتھ حبشہ سے آئی تھی اور بی بی کی کنیت ام یوسف تھی۔ فرمایا اے ام یوسف تو نے نری صحت حاصل کر لی۔

(عبدالرزاق ابن جریج)

بول مبارک کی برکت

محدثین کرام لکھتے ہیں کہ

فما مرضت حتی کان مرضہ ماتت (ایضاً)

وہ ام یوسف پھر کبھی بیمار نہ ہوئی یہاں تک وہ آخری بیماری تھی جس میں فوت ہوئی۔

سند الحدیث...... حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ بول مبارک پینے والی روایات نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ سند صحیح ہے۔

براز مقدس

امّ المؤمنین صدّیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرض کی کہ رأیت یا رسول اللّٰہ انک تدخل الخلاء فاذا خرجت دخلت فی اثرکت فما اریٔ شیئا الاانی اجد رائحۃ المسک یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ کو بیت الخلاء داخل ہوتے دیکھتی ہوں آپ کی فراغت کے بعد اس میں کچھ نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ میں اس سے مشک کی سی خوشبو پاتی ہوں۔ اس کے جواب میں حضور سرورِ عالم نے فرمایا کہ انا معاشر الانبیاء تنبت اجسادنا علی ارواح اھل الجنۃ غما خرج منھا شی ابتعلتہ ہم انبیاء علیہم السلام وہ ہیں جن کے اجسام اہلِ جنت کی ارواح پر ہوتے ہیں اس سے جو کچھ خارج ہوتا ہے اسے زمین نگل جاتی ہے۔

تصدیق و تائید از حدیث

مروی ہے کہ **انہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ارادان یتغوط انشقت الارض و ابتلعت بولہ و غائطہ و فاحت لذلک رائحۃ طیبۃ** حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضا حاجات کا ارادہ فرماتے تو زمین پھٹ جاتی ہے وہ آپ کے بول وغائط شریف کو نگل جاتی اسی لئے وہاں سے خوشبو مہکتی رہتی تھی۔

فضلہ اقدس کے ڈھیلے کی خوشبو

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک سفر میں حضور سرور عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قضاء حاجت فرمائی اور میں وہاں گیا جہاں سے آپ واپس آئے تھے تو وہاں کسی پاخانہ و پیشاب کا اثر نہ پایا، ایک ڈھیلا دیکھا جو میں نے اٹھالیا تو اس ڈھیلے سے اعلیٰ درجہ کی خوشبو آئی۔ (جمال باکمال، ص ۳۹،۳۸)

ہر جمعہ فضلہ پاک کا ڈھیلا خوشبو سے مہکتا

حضرت ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ شرح شفا جلد ا ص ۱۶۲ کا بیان گزرا کہ وہ صحابی تین ڈھیلے پڑے (فارغ از استنجائے حبیب ﷺ) گھر لائے وہ خود فرماتے ہیں کہ **اذا جئت یوم الجمعۃ المسجد اخذتھن فی کمی فتغلب روائحھن روائح من تطیب و تعطر** جب میں جمعہ کے دن مسجد میں آتا تو وہ ڈھیلے آستین میں ڈال کر لاتا ان کی خوشبو ایسی مہکی کہ تمام عطر اور خوشبو لگانے والوں کی خوشبو پر غالب ہو جاتی۔

فائدہ...... یہ کمال بے کمال اُمتی کو عبرت کیلئے کافی ہے کیونکہ مصطفےٰ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیت الخلاء مبارک کا ڈھیلا صحابہ کو جمعہ کی خوشبوئے سنت کیلئے کسی عطر و کستوری کی ضرورت نہ رہی بلکہ وہ تو دوسری خوشبوؤں پر اپنے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیت الخلاء مبارک کے ڈھیلے کو ترجیح دے رہا ہے۔ سچ ہے وہ صحابی تھا وہابی نہ تھا۔

سوال...... امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ فضلاتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روایت از ابن علوان موضوع ہے ہم صِرف حدیث کے موضوع ہونے کی وجہ سے منکر ہیں اگر کسی صحیح حدیث سے ثابت ہو جائے تو ہم ماننے کو تیار ہیں۔

جواب...... یہ صرف زبانی بات ہے ورنہ ہم اسی طہارۃ فضلات کو صحیح ثابت کر دکھاتے ہیں۔ حضرت امام جلال الدین سیوطی پر اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے وہ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ امام بیہقی کا قول درست نہیں کیوں کہ یہی حدیث سات سندات صحیحہ سے مروی ہے اس کے بعد سات سندات بیان فرمائیں۔ فقیر اویسی غفرلہ ان کی تخلیص کر کے لکھتا ہے۔

نقشہ سبع سندات

حوالہ	سند کا متن	نمبر شمار
ابونعیم	اسماعیل۔عتبہ۔محمد۔ام سعد۔عائشہ صدیقہ	(۱)
ابونعیم	محمد۔علی۔زکریا۔شہاب۔عبدالکریم۔ابوعبدالکریم۔کنیز عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)	(۲)
حاکم فی المستدرک	مخلد۔محمد۔موسیٰ۔ابراہیم۔المنہا (ملی کنیز عائشہ صدیقہ)	(۳)
دارقطنی فی الافراد	محمد بن سلیمان باہلی۔محمد بن حسان اموی۔عبدہ بن سلیمان ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ از (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ سند کے اعتبار سے اعلیٰ ہے ابن وحیہ نے الخصائص میں اس سند کو لانے کے بعد فرمایا یہ سند ثابت ہے محمد بن حسان بغدادی ثقہ ہے اور صالح شخص ہے اور عبدہ شیخین کے راویوں سے ہے۔	(٤)
حکیم ترمذی	عبدالرحمٰن بن قیس زعفرانی، عبدالملک بن عبداللہ بن ولید از ذکوان (مرسلا)	(٥)
	یہ سند امام سیوطی وفد جنات میں لائے ہیں۔	(٦)
	وہی سند جسے سوال میں موضوع کہا گیا۔	(۷)

محدثانہ بحث

فضلاتِ مبارکہ کی احادیث مبارکہ فضائل وکمالات پر مشتمل ہیں عشاق کیلئے تو دلائل کی ضرورت نہیں کیونکہ

ے عاشقاں نزا بدلیل چہ کار

مشہور مقولہ ہے اہل ظواہر بالخصوص وہابیت دیوبندیت سے متاثر عوام سے گزارش ہے کہ فن حدیث کا قاعدہ ہے کہ

۱ ......فضائل میں احادیث ضعیفہ بلکہ وہ موضوعہ جن کا مضمون احادیث صحیحہ سے موید وموثق ہووہ قابل قبول ہیں۔

۲ ......ان روایات میں احادیث صحیحہ بھی ہیں جس سے باقاعدہ فن حدیث ضعیف بھی ہوکر معناً صحیح ہوجاتی ہے۔

۳ ......کسی حدیث کی ضعیف یا موضوع سند ہواس کی دیگر سند دوسرے ثقہ راویوں سے مستند ہوجائے تو وہ حدیث بھی حسن لغیرہ ہوکر صحیح ہوجاتی ہے۔

٤ ......کسی حدیث کا کسی محدث بلکہ بہت سے محدثین کے نزدیک ضعیف موضوع ہونا قادح نہیں کیونکہ اس محدث یا محدثین کے علم یااس کے شرائط پر حدیث ضعیف یا موضوع ہولیکن ممکن ہے کہ دوسرے محدثین کے علم یاان کے شرائط پر صحیح ہو۔ جیسے حدیث فضلہ (براز) میں حدیث کوامام بیہقی نے موضوع کہہ دیا لیکن امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے سات سندات سے صحیح ثابت کردکھلایا۔

۵ ......الحدیث من حیث الحدیث کا بلاتحقیق حدیث ضعیف یا موضوع کہہ دینا من وجہ سرکاردوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحقیر کا پہلو نکلتا ہے۔اس سے حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخت ناراض ہوتے ہیں بلکہ کئی ایسے واقعات ہوگزرے ہیں مثلاً حدیث شریف میں ہے کہ بدھ کے دن ناخن کٹوانے سے برص ہوتا ہے۔

حدیث کی بے ادبی کی سزا

ایک عالم دین بدھ کو ناخن کٹوارہے تھے کسی نے روکا تو جواب دیا کہ جس حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہے وہ صحیح نہیں فوراً برص میں مبتلا ہوگئے۔ رات کوخواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اپنے حال کی شکایت کی۔آپ نے فرمایا کیا تونے میری حدیث نہیں سنی تھی۔عرض کی میرے نزدیک وہ حدیث صحت کو نہ پہنچی تھی،آپ نے فرمایا تیرے لئے اتنا کافی تھا کہ وہ حدیث ہمارے نام سے تمہارے کان تک پہنچی۔ یہ فرماکر اس کے بدن پر ہاتھ مبارک پھیرا تو وہ شخص تندرست ہوگیا اسی وقت توبہ کی کہ اب کبھی حدیث سن کر ایسی مخالفت نہ کروں گا۔ (نسیم الریاض شرح شفاء)

باقی قوانین فقیر کی کتاب شہد سے میٹھا نام محمد میں پڑھیے۔

انتباہ......انہی قوانین کی لاج رکھتے ہوئے ہر اُمتی کا فرض ہے کہ وہ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضلات مبارک کے کمالات میں بدگمانی نہ کرے اگر کسی کی قسمت ازل سے ماری ہوئی ہے وہ جانے اوراس کا خدا۔

ناف بریدہ

ہر انسان کو یقین ہے کہ پیدائش کے وقت اس کی ناف کاٹی جاتی ہے اس لئے کہ اس ناف کے ذریعے ہر انسان حیض کے خون سے خوراک حاصل کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ حمل میں ہر انسان خون پی کر زندہ رہتا ہے یہ اسی خون کے پینے کی علامت ہے کہ اس کی ناف کاٹی جاتی ہے اور پھر اصولِ طب پر اسی خون کے اثرات سے ہر انسان چیچک کا شکار ہوتا ہے ورنہ کم از کم اس کے بخار کے حملہ سے تو کوئی انسان بھی نہیں بچ سکتا۔ چنانچہ اسباب (کتاب طب) میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس خون سے خوراک نہ دی گئی اسی لئے آپ چیچک کے مرض اور اس کے مرض سے محفوظ تھے اس لئے ناف بریدہ پیدا ہوئے۔

انسان کیلئے خروجِ ریح ایسی گندی بیماری ہے اسے مجلس میں سو بار چھپاؤ نہ چھپائے چھپتی ہے اور نہ روکے رُکتی ہے اگر روکو تو ہزاروں بیماریاں لاتی ہیں اور جب خارج ہوتی ہے اہلِ مجلس ہزاروں لعنتیں بھیجتے ہیں خدا نہ کرے کسی صاحب کا ہاضمہ گڑبڑ ہو، اگر بدہضمی کی صورت میں اس کا خروج ہو تو اہل مجلس محسوس کرتے ہیں کہ ہفتہ بھر کے مردار کی بدبو بھی اس سے ہزاروں بار پناہ مانگتی ہے اور اس کا کسی کو انکار ہو تو بتائے۔ اس کے بعد حبیب کبریا، شفیع ہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق بتائے کہ آپ بشر ہیں لیکن ریح جیسے غلیظ عارضہ سے منزہ اور پاک ہیں۔ (لیکن اس بدبخت کو کون سمجھائے جو عقیدہ رکھتا ہے کہ نفسِ بشریت میں ہم سب برابر ہیں نبی غیر نبی میں کوئی فرق نہیں۔) (فتاویٰ رشیدیہ تقویۃ الایمان ملخصا)

مادۂ منویہ

یہ وہ مادہ ہے کہ جس کا نام لینا حیاء شرم محسوس ہوتی ہے اسے یار لوگوں نے عوام (بشر) کے لئے پاک کہہ دیا ممکن ہے کہ اگر حضور سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کہا جائے کہ آپ کا یہ مادہ مقدس و منزہ تھا تو سیخ پا ہو جاتے ہیں۔ دلیل کے طور بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ روایت پیش کر دیتے ہیں جسے فقیر مقدمہ کتاب ہٰذا میں لکھ کر اس کا تفصیلی جواب عرض کر چکا ہے۔ (فلینظر ثمہ)

غسالۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بی بی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نظر میں

حضرت علامہ بدرالدین محقق احناف رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ طبرانی کی روایت اوسط سے سلمٰی زوجہ ابورافع سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غسل مبارک کا مستعمل پانی پینا ثابت ہے جس پر آپ نے فرمایا کہ تیرے بدن پر دوزخ کی آگ حرام ہوگئی۔

(ترجمہ از انوارالباری، ص۸۶)

حدیث شریف

حضور سرورعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غسل فرمالیا تو بی بی سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں تو میں نے آپ کا غسل کا پانی پیا آپ کو اطلاع ملی آپ نے فرمایا، **اذھبی فقد حرم اللّٰہ بدنک علی النار** جاؤ اللہ تعالیٰ نے تیرے بدن کو دوزخ کی آگ پر حرام کردیا۔

مدینہ پاک کے در و دیوار

اب بھی مدینہ منورہ کے درودیوار سے خوشبوئیں آرہی ہیں جنہیں محبان و عاشقان حبیبِ خدا رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شامۂ محبت سے سونگھا کرتے ہیں۔

شبلی کہ یکے از علمائے صاحب وجدان است می گوید کہ تربت مدینہ رائحۂ خاص است کہ درہیچ مشک و عنبر نیست (جذب القلوب، ص۱۰)

حضرت شبلی جو صاحبِ علم و وجدان ہیں فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی مٹی مبارک میں ایک خاص قسم کی خوشبو ہے جو مشک و عنبر میں نہیں۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

علامہ مرحوم نے فرمایا کہ ؎

خاک طیبہ از دوعالم خوشتر است   دے خنک شہرے کہ دروے دلبر است

حضرت عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت ابوعبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا،

لطیف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم طاب لھا سیمھا فما المسک و الکافور و الضدل الرطب

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشبو سے مدینہ طیبہ کی ہوا ایسی خوشبودار ہوگئی ہے کہ کستوری کا عطر صندل تر و تازہ کی کیا مجال۔

یاقوتی بیان

حضرت یاقوت نے فرمایا کہ منجملہ خصائص مدینہ طیبہ کے ایک یہ ہے کہ وہاں خوشبو ہر وقت مہکتی رہتی ہے اور وہاں کی بارش کی وہ محبوب و مرغوب خوشبو ہے۔ جو دوسرے شہروں کی بارش میں ایسی خوشبو نہیں ہوتی۔

ابن بطال نے فرمایا

حضرت ابن بطال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص مدینہ طیبہ میں رہتا ہے وہ اس کی خاک مبارک اور درو دیوار سے خوشبو محسوس کرتا ہے۔

فقیر اُویسی غفرلہٗ

فقیر اویسی غفرلہ کو مدینہ طیبہ کی بار بار حاضری کا شرف نصیب ہوا، اللہ واحد شاہد ہے کہ مدینہ پاک کی نرالی خوشبو کا احساس دل و دماغ سے نہیں اُترتا لیکن اس احساس کیلئے بھی دولت ایمان و عشق ضروری ہے اسی لئے حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

واول ارض مس جلد المصطفیٰ ترابها ان تعظم عرصا تها و تنسم نفحا تها و تقبل و بوعها و جدر انها

جس سرزمین اقدس کو حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر کا چھونا نصیب ہوا لازم ہے کہ اس کے میدانوں کی تعظیم کی جائے اور اس کی ہوائیں سونگھی جائیں اور اس کے درو دیوار کو چوما جائے۔ (مزید تفصیل فقیر کی کتاب محبوبِ مدینہ میں ہے)

بے ایمانی کی نشانی

مدینہ طیبہ کی خوشگوار فضا جسے نہیں بھاتی وہ اپنے اوپر ماتم کرے کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر کی فضا منافقین کو نہ بھائی، آج ایمان کے مدعی کو اگر یہ فضا مرغوب نہیں تو وہ انہیں منافقین کا بھائی ہے۔

بی بی فاطمۃ الزھرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گواھی

حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دفن کے بعد بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت انس سے فرمایا: یا انس طابت نفسک ان تحثو علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم التراب اے انس کیا تیرا نفس اسی کام سے خوش ہوا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر پر مٹی ڈالے۔ اس کے بعد اخذت من القبر الشریف فوضعت علیٰ عینها و نشدت بی بی نے قبر شریف سے تھوڑی سی مٹی اٹھائی اور آنکھوں پر لگا کر یہ شعر پڑھا ؎

ماذا علی من شم تربة احمد	ان لا یشم مدی الزمان غوالیا
صُبّت علی مصائب لوانها	حبة علی الایام حرن لیا لیا

حضور کی تربت کی خاک جو سونگھے گا اس کا کیا ہے اس کیلئے یہ ہے کہ زندگی بھر ایسی خوشبو نہ سونگھے گا۔
مجھ پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں اگر یہی مصائب روشن کونوں پر پڑیں تو وہ سیاہ راتیں بن جائیں۔

ولادت تمہاری ہماری

کسی کو یقین نہیں آتا تو اپنی ماں یا دایہ یا ہمسایوں کی بڑی بی بی گھر والوں میں سے اپنی پیدائش کا حال پوچھ لے تو یقین آئے گا کہ صاحب بہادر شکم مادر سے باہر تشریف لائے تو سر سے پاؤں تک گندگی، غلاظت اور کیچڑ سے لت پت۔ اگر صاحب بہادر کو نہلایا نہ جاتا تو مکھیاں منٹوں میں براحشر کر دیتیں لیکن......

ولادت با سعادت

احادیث مبارک میں ہے کہ خرج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نظیفا مابہ قذر (مواہب لدنیہ)

غیر مقلدین کا نجس عقیدہ

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضلات مبارک کو طاہر و مطہر عالم اسلام کے جملہ علماء کرام مانتے ہیں لیکن غیر مقلدین وہابی کی نجاست بھری ذہنیت ملاحظہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بول مبارک ناپاک اور نجس ہے

جس حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک صحابیہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بول مبارک پانی سمجھ کر نوش کر لیا جب اُس کو پتہ چلا تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پیٹ میں کبھی درد نہیں ہوگا اس حدیث کو صحیح حدیث تسلیم کر لینے کے باوجود امام الوہابیہ عبداللہ روپڑی، اپنے فتاویٰ میں لکھتا ہے۔

اس روایت سے آپ کے پیشاب کا پاک ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ غلطی سے پیا گیا ہے رہا آپ کا یہ فرمان کہ تیرے پیٹ میں درد نہیں ہوگا۔ یہ علاج ہے بعض نجس چیز بھی علاج بن جاتی ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ چونکہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کی وجہ سے ہوئی تھی اس لئے اس نجس چیز کو اس کیلئے شفاء بنا دیا۔

بہر حال اس فعل کو طہارت کی دلیل بنانا غلط ہے۔ (فتاویٰ اہلحدیث مطبوعہ سرگودھا جلد اوّل صفحہ ۲۵۱ مصنف عبداللہ روپڑی)

موج پہ آگئے

جس ذات کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپاکوں کو پاک کیا جس کی گواہی قرآن مجید نے دی ویزکیھم اور وہ انہیں پاک ستھرا کرتے ہیں (یہ وہابی موجی ہیں) کہ ان کے بول و براز مبارک کو ناپاک اور نجس کہا لیکن موج پہ آگئے تو کہہ دیا کہ گھوڑوں، اونٹوں، بیلوں، بھینسوں، بھیڑوں وغیرہ جانوروں کے پیشاب اور منی وغیرہ پاک بلکہ ان کے مذہب پلید کے مطالعہ کیا جائے تو سراپا پلید ہی پلید ہے۔ اگر کسی کو اعتبار نہیں تو پڑھ لے۔ ان کی غذاؤں کے چند نمونے۔

جانوروں کی منی

کتے اور خنزیز کے سوا تمام جانوروں کی منی پاک ہے۔ (فقہ محمدیہ، ص ۴۱)

پاک منی کھانا جائز

(مرد اور عورت) دونوں کی منی پاک ہے اور جب کہ منی پاک تو آیا اس کا کھانا بھی جائز ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں یعنی بعض منی کھانا جائز سمجھتے ہیں۔ (فقہ محمدیہ، ج ۱، ص ۴۱ مصنفہ مولوی ابو الحسن)

آپ یہ باتیں دیکھ کر حیران نہ ہوں۔ غیر مقلدین کی شریعت ہی انوکھی ہے۔ بجو کھانا جائز ہے۔ بجو صید است (عرف الجادی، ص ۲۳۵)

انسان اور جانوروں سب کی منی پاک ہے منی ہر چند پاک است (عرف الجادی، ص ۱۰ و فقہ محمدی، ص ۴۱)

کچھوا حلال ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ، ج ۲، ص ۱۳۳)

گوہ حلال ہے۔ (تفسیر ستاری، ص ۴۳۶)

داڑھی والے مرد کیلئے عورت کا دودھ پینا جائز ہے۔ (روضۃ الندیہ، ص ۲۳۶)

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسی غلیظ غذاؤں کو حلال سمجھتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بول مبارک کو نجس کہتے ہوئے شرماتے بھی نہیں۔

اس کی مزید تفصیل کیلئے شتر بے مہار وہابی کا مطالعہ کیجئے۔

تم الکتاب بفضل التواب بحرمۃ الشفیع صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الحساب

ھذا آخر ما رقمہ الفقیر القادری ابو الصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ بہاولپور پاکستان